محمد سعید

ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن کے غیر مطبوعہ خطوط بنام ڈاکٹر فرمان فتح پوری

مکاتیب کی سب سے بڑی اہمیت یہ ہوتی ہے کہ یہ لکھنے والے کی ذات اور شخصیت کو سمجھنے کا بہترین ذریعہ ہوتے ہیں۔ چوں کہ شعرا و ادبا کی سوانح اور شخصیت اُردو تحقیق کا مرکزی موضوع ہیں اس لیے اس موضوع پر مستند تحقیق کرنے کے لیے مکاتیب، بنیادی ماخذات میں بھی سرفہرست ہیں۔ اُردو ادب میں مشاہیر کے مکاتیب اس قدر چھپ چکے ہیں اور اُردو تحقیق کے مرکزی موضوع کو باثروت بنا چکے ہیں کہ اب ''مکتوباتی ادب'' کی ادبی اصطلاح کے رائج ہو جانے میں کوئی امر مانع نہیں ہونا چاہیے۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری اور ڈاکٹر سید معین الرحمٰن کی باہم مکاتبت بھی ان ہر دو مشاہیرِ ادب کی سوانح و شخصیت اور علمی و ادبی منصوبوں اور کارناموں کے حوالے سے اہم ماخذ ہے۔

ایک عرصے سے میں استاذی ڈاکٹر سید معین الرحمٰن کے مکاتیب جمع کر رہا ہوں اس سلسلے میں معین صاحب کے دیگر احباب کی طرح فرمان فتح پوری صاحب کی خدمت میں بھی اپنی گزارش پیش کی تھی۔ ۲۰۰۷ء میں شعبۂ اُردو جی سی یونیورسٹی لاہور کے تحقیقی مجلے ''تحقیق نامہ'' کا مکاتیب نمبر میں نے مرتب کیا تو وہ ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب کی خدمت میں بھی پیش کیا۔ اُسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فون کر کے شاباش دیتے ہوئے کہا کہ ''بھئی تم تدوین کا کام بہت سلیقے سے کر سکتے ہو میں تمھیں معین صاحب کے سارے خطوط بھجوا دوں گا انھیں بھی مرتب کر ڈالو''۔ اور پھر انھوں نے اواخر ۲۰۰۷ء میں اپنے نام معین صاحب کے خطوط، برادرِ مکرم سید وقار معین کے توسط سے بھجوا دیے۔ ان میں چند ایک ایسے خطوط کی نقلیں ہیں جو یوں تو کسی دوسرے کے نام ہیں لیکن ان کی کاپی فرمان صاحب کے ملاحظے کے لیے بھیجی گئی تھی۔ فرمان صاحب کے نام معین صاحب کے تقریباً ڈیڑھ سو خطوط ہیں۔ ان میں سب سے پہلا خط یکم دسمبر ۱۹۶۴ء کا ہے اور آخری ۲۰ر اپریل ۲۰۰۲ء کا ہے۔ ان خطوط کے مطالعے سے خیال ہوتا ہے کہ فرمان صاحب کے نام معین صاحب کے یہ کُل خطوط نہیں ہیں کیوں کہ ان خطوط میں سے پہلے خط کا پہلا جملہ یوں ہے کہ ''میرا پہلا عریضہ ضرور آپ کو مل چکا ہوگا''۔ اس کے بعد کے کچھ خطوں سے بھی یہ اندازہ ہوتا ہے جس خط کا ذکر کیا جا رہا ہے وہ ان میں موجود نہیں۔ ۱۹۹۸ء کے بعد، اپریل ۲۰۰۲ء تک ہر سال کے صرف تین یا چار خط ہیں، اور ۲۰۰۲ء کے بعد کوئی خط موجود نہیں جب کہ میرا اندازہ یہ ہے ان آخری برسوں میں بعض وجوہ سے معین صاحب نے فرمان صاحب کو بہت زیادہ خط لکھے۔ معین صاحب غالباً ۱۹۶۰ء میں پہلی مرتبہ فرمان صاحب سے ملے اور دو سال کراچی میں گزارنے کے بعد لاہور آ گئے تو خط و کتابت کا سلسلہ ان کی وفات تک جاری رہا۔ ۱۹۶۰ء سے ۲۰۰۵ء تک تقریباً پینتالیس برس یعنی نصف صدی کا قصہ ہے یہ پل دو پل کی بات نہیں۔

زیرِ نظر خطوط کی روشنی میں معین صاحب کی فرمان صاحب کو خط لکھنے کی اوسط ایک سال میں چھ خط بنتی ہے اور چالیس بیالیس برس کے عرصے میں اس اوسط کے مطابق کم از کم ان خطوط کی تعداد تقریباً اڑھائی سو تو ضرور ہی ہونی چاہیے تھی۔ کچھ خطوط

تو ممکن ہے فرمان صاحب کے ذخیرے میں ادھر اُدھر ہو گئے ہوں اور بعض شاید وقار معین صاحب نے ذاتی اور نجی نوعیت کے سمجھ کر الگ کر لیے ہوں۔

ان خطوط کی ترتیب و تدوین شاید ابھی اور میرے تساہل کا شکار رہتی اگر مدیر ''تحقیق'' مجھے متحرک نہ کرتے۔ ان کے حکم کی تعمیل میں مجلّہ ''تحقیق'' کے ''مکاتیب نمبر'' کے لیے ان مکاتیب میں سے کچھ منتخب کیے ہیں۔ یوں تو یہ سارے خطوط ہی علمی ادبی اور نجی نوعیت اور اہمیت کے حامل ہیں لیکن میں نے انتخاب میں اس بات کا اہتمام کرنے کی کوشش کی ہے کہ فرمان صاحب اور معین صاحب کے باہم روابط اور رفاقت کے پینتالیس سال کی جھلک ان خطوط کے ذریعے دکھائی جا سکے۔ اس کے لیے آسان طریقہ تو یہی تھا کہ ہر سال کا ایک خط منتخب کر لیا جاتا لیکن چوں کہ بعض صورتوں میں یہ ممکن نہیں تھا اس لیے کہ بعض برس ایسے بھی ہیں کہ ان میں کوئی خط نہیں لکھا گیا یا فی الوقت موجود اور میسر نہیں ہے۔ ۲۰۰۲ء کے بعد کے تین برسوں کا بھی کوئی خط میسر نہیں ہے۔ اس لیے یہ صورت رکھنا پڑی کہ ایک سال کے ایک سے زیادہ خطوط بھی شامل کر لیے گئے ہیں۔ اس طرح ۴۵ خط پیش کیے جا رہے ہیں۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری اُردو زبان و ادب کے نام ور نقاد، محقق اور دانش ور ہیں۔ وہ اس وقت اردو دنیا کی سینئر ترین علمی و ادبی شخصیت ہیں۔ ان کے قول و قلم کے اعجاز اور اعتبار کا ایک زمانہ معترف ہے۔ ڈاکٹر سید معین الرحمٰن اُن کو اپنے اساتذہ کی صف میں شمار کرتے تھے۔ اپنے علمی ادبی اور ذاتی معاملات میں معین الرحمٰن صاحب ہمیشہ اُن سے مشورہ کرتے تھے۔ معین صاحب کو فرمان صاحب سے جس قدر قربت اور محبت و عقیدت تھی اُن کے مکتوب الیہ میں کوئی دوسرا شخص ایسا نہیں۔ معین صاحب کے یہ خطوط فرمان صاحب سے اُن کے پینتالیس سالہ تعلق خاطر کا بیّن ثبوت ہیں۔ مثلاً معین صاحب کو وقار عظیم سے جس قدر عقیدت تھی اور جس قدر وہ اُن کا احترام اور اُن پر اعتبار کرتے تھے وہ بتانے کی ضرورت نہیں لیکن اس کے باوجود جب وقار عظیم نے معین صاحب کو لیکچرر کی ایک عارضی آسامی کے لیے اورینٹل کالج آنے کے لیے کہا تو اُنھوں نے فرمان صاحب سے مشورہ ضروری سمجھا۔ معین صاحب اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں:

> ''میں ایک نئی صورت سے دوچار ہوں۔ عملی زندگی کا آغاز ہے اس لیے اس کے نشیب و فراز سے کماحقہ آگاہ نہیں۔ آپ سے استدعا ہے کہ نئے حالات میں مجھے رہنمائی سے سرفراز فرمائیں۔ پنجاب یونیورسٹی (اورینٹل کالج) میں اردو کے استاد کے بطور ایک نئی جگہ پر مجھے پیش کش موصول ہوئی ہے۔۔۔ آپ مشورہ دیجیے کیا بہتر ہوگا، کیا کرنا چاہیے''۔

معین صاحب کے فرمان صاحب سے تعلق خاطر کی ایسی مثال اس سے پہلے میں نے کسی تحریر میں نہیں پڑھی پہلی بار اس خط کے ذریعے سے اس بات کا پتا چلتا ہے۔

ڈاکٹر سید معین الرحمٰن کی شادی ۱۹۶۹ء میں محترمہ خورشید زہرا سے ہوئی لیکن ان کی شادی کی تقریب کے بارے میں کوئی تفصیل اب سے پہلے کسی تحریر میں نہیں آئی۔ معین صاحب فرمان صاحب کو اپنے ۲۸۔ جولائی ۱۹۶۹ء کے خط میں لکھتے ہیں:

> ''طویل خاموشی کے بعد، سنیے کہ عذر کے طور پر کیا کہنے والا ہوں کنبے ہی میں کئی برس سے نسبت چلی آ رہی تھی پچھلے مہینے آج ہی کے دن بالآخر از قسم عقد تقریب بھی ہو گئی، بڑی سادگی اور خاموشی سے! ابا

جان کے علاوہ وقار صاحب، بھائی عزیز، اقبال صاحب، صدیقی صاحب، ڈاکٹر عبید اللہ، مشرف انصاری صاحب اور اردو مرکز کے بھائی ظہیر اور بس۔ آپ جب لاہور آئیں گے تو یقین ہے کہ سادگی کی تفصیل سن کر خوش ہوں گے اور داد دیں گے فی الحال تو ''ہمیں'' مبارک باد دیجیے!۔''

اس کے علاوہ مسز زہرا معین کی تعلیمی، تدریسی اور علمی و ادبی قابلیت کا ریکارڈ بھی پہلی بار ان خطوط کے ذریعے سامنے آیا ہے۔ مسز زہرا معین کے یا اپنے تبادلوں کے تکلیف دہ مراحل کا ذکر بھی پہلی بار معین صاحب کے ان خطوط میں آیا ہے۔ غرض یہ کہ معین صاحب اپنے ہر نجی معاملے اور ہر دکھ سکھ میں فرمان صاحب کو برابر کا شریک اور اپنا بزرگ اور مہربان سمجھتے تھے اپنی ہر منزل یا منزل کی ہر مشکل سے انھیں آگاہ رکھتے تھے۔

ان خطوط کی اہمیت کا ایک دوسرا پہلو علمی و ادبی حوالے سے ہے۔ بعض وجوہ سے معین صاحب کو خوامخواہ متنازع بنا دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک بار ان کی پی ایچ ڈی کی ڈگری پر بھی سوالیہ نشان لگاتے ہوئے کہا گیا کہ انھوں نے کب داخلہ لیا، کب خاکہ جمع کروایا، کب مقالہ جمع کروایا اور کب ڈگری ملی وغیرہ۔ ان خطوط کے ذریعے سے نہ صرف ان کی بلکہ بعض دوسرے احباب کی پی ایچ ڈی کے بارے میں بھی ایسی بہت سی تفصیلات سامنے آتی ہیں۔ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ فرمان صاحب کے نام معین صاحب کے یہ سارے خطوط نہیں ورنہ ہر معاملے کی تفصیل موجود ہوتی۔ مذکورہ سلسلے میں میرا اندازہ ہے کو فروری ۱۹۶۹ء کے بعد معین صاحب کی پی ایچ۔ ڈی کے لیے درخواست اور بعد ازاں خاکہ گیا ہوگا اور پھر انھوں نے کام شروع کر دیا ہوگا معین صاحب اپنے لیے ہی نہیں دوسروں کے لیے بھی اچھا سوچتے تھے اپنے پی ایچ۔ ڈی کے تحقیقی کام کا آغاز کر دینے کے بعد انھوں نے ایف سی کالج میں اپنے رفیق کار اقبال احمد خاں کی پی ایچ۔ڈی کی راہ ہموار کرنے کے لیے ۱۴ فروری ۶۹ء کو فرمان صاحب سے مشورہ مانگا:

> ''اب ایک دوسری بات اہم اور مشورہ طلب ہے۔ اقبال احمد خاں صاحب نے اصغر گونڈوی کی حیات اور شاعری پر اچھا کام کیا ہے، محنت سے اور تحقیقی انداز کا۔ آپ یہ بتائیے کہ کراچی سے پی ایچ۔ ڈی کے لیے اس کا رجسٹریشن ہو سکتا ہے؟ اگر کوئی صورت ہو تو اقبال صاحب اسی مارچ سے ۶، ۷ مہینے کے لیے کراچی آنے کے لیے آمادہ ہیں۔ یہاں جس موضوع پر انھیں اجازت ملی تھی، اس پر اب وہ ذہنی طور پر بالکل تیار نہیں، اصغر گونڈوی پر یہاں اجازت چاہیں تو بہت وقت ضائع ہوگا یا زیادہ صحیح یہ کہ اجازت حاصل نہیں کی جا سکتی۔ اس کا جواب ذرا جلد اور غور سے دیجیے گا''۔

معین صاحب کی پی ایچ۔ ڈی کی اپنے موضوع کی ابتدائی منظوری کے بعد رجسٹریشن کا مرحلہ غالباً اکتوبر ۷۰ء میں آیا۔ ۱۰ اکتوبر ۷۰ء کو فرمان صاحب کو لکھتے ہیں: ''حیدر آباد میں رجسٹریشن فیس وغیرہ جمع کروانے کے لیے میں متین بھائی کو لکھ رہا ہوں۔ وہ ایک روز وہاں چکر لگا آئیں گے''۔

اقبال احمد خاں غالباً کراچی میں انرولمنٹ نہ ہو سکنے کی وجہ سے سندھ یونیورسٹی جامشورو میں رجسٹرڈ ہو گئے۔ معین صاحب ۲۔ مارچ ۱۹۷۲ء کے خط میں اپنے اور اقبال احمد خاں کے پی ایچ۔ ڈی کے مقالوں کا ذکر کرتے ہیں:

''خدا کا شکر ہے کہ کام ختم ہوا، مقالے کی جلد ۲۴۔فروری کو بن کر آ گئی، اس وقت سامنے ہے، اقبال صاحب بھی انشاء اللہ اس ہفتے فرصت پالیں گے۔ ساتواں باب ٹائپ ہو رہا ہے، آخری باب وہ صاف کر رہے ہیں، اس کے ٹائپ ہونے اور جلد بننے میں آٹھ دس روز سے زیادہ نہیں لگیں گے''۔

اس کے بعد ۲۸۔اپریل ۷۲ء کے خط میں لکھتے ہیں:

''ہم مقالے حیدر آباد بھجوا چکے، ڈاکٹر صاحب کا خط بھی رسید کے طور پر آ گیا کہ مقالے اُنہوں نے کنٹرولر کو بھجوا دیے، وہاں سے وہ ممتحوں کے پاس چلے جائیں تو وائیوا جلد کرانے کی کوشش کریں گے''۔

پھر وسط اگست ۷۲ء میں لکھتے ہیں:

''پرسوں رات یہاں ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب سے ملاقات ہوئی۔ وہ ۵۔اگست کو حیدر آباد سے چلے تھے اور متوقع تھے کہ ۷۔اگست کو ہمارے مقالے ممتحن حضرات کے پاس روانہ کر دیے گئے ہوں گے''۔

ان کے علاوہ سجاد باقر رضوی صاحب کو بھی پی ایچ۔ڈی کے لیے پنجاب (یونیورسٹی) میں ۰۰۰ داخلہ نہ ملا، سو وہ کراچی پہنچے۔ معین صاحب اُن کے لیے ۱۸۔اکتوبر ۸۳ء کے خط میں فرمان صاحب کو لکھ رہے ہیں:

''سجاد باقر رضوی صاحب نے کام ہر طرح مکمل کر لیا ہے۔ ٹائپ صرف ایک کاپی کرائی ہے باقی اس سے فوٹو اسٹیٹ کرائیں گے، اس کے سرورق پر بطور نگران لیث صاحب کا نام ثبت ہو گا؟ اور دوسری بات یہ کہ کتنی کاپیاں مقالے کی یونیورسٹی طلب کرتی ہے؟ فیس وغیرہ کے معاملات اور مطالبات کتنے ہیں اور کیوں کر یہ دفتری تقاضے پورے ہوں گے؟''۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی بیش تر کتب کی اشاعت لاہور سے معین صاحب کی نگرانی میں ہوئی۔ ان خطوط سے اندازہ ہوتا ہے کہ معین صاحب کس ذمے داری سے ان کتب کے تمام اشاعتی مراحل کی نگرانی کرتے تھے۔ اُن کی کوشش، محنت، احتیاط اور ذمے داری کو دیکھنے کے لیے درج ذیل تاریخوں کے خطوط خصوصاً ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں. ۸ مارچ ۱۹۶۷ء، ۱۴فروری ۶۹ء، ۲۹ مارچ ۶۹ء، ۸ مئی ۶۹ء، ۲۸/اپریل ۷۲ء وغیرہ غرض کسی اپنے کے لیے ہی اس قدر دردِ سر مول لیا جا سکتا ہے اور وہ فرمان صاحب کو اپنا سمجھتے تھے۔ یہ خطوط معین صاحب کی سوانح اور شخصیت کے متعدد پہلوؤں سے واقف کرواتے اور ملواتے ہیں۔ ان میں سے کوئی جملہ یا لفظ بھی حذف کیے بغیر اور درست قرآت کے ساتھ انھیں قارئین کے مطالعے کے لیے پیش کیا جا رہا ہے، ان خطوط کے آخر میں بہت ضروری حواشی بھی درج کر دیے ہیں۔ زیادہ تفصیلی حواشی سے انھیں بوجھل نہیں بنایا گیا لیکن عجلت کے سبب بعض ضروری حواشی نہیں بھی لکھے جا سکے، فرمان صاحب اور معین صاحب کی باہم مکاتبت کی کتابی صورت میں اشاعت کے موقعے پر اس تشنگی کو دور کیا جائے گا۔

(۱)

یکم دسمبر ۱۹۶۴ء
آفس آف دی
نمبر: جی۔ڈی۔سی/۶۴/۲۰۶۹
پرنسپل ڈگری کالج، بہاولپور

شفیقی فرمان صاحب، تسلیم

میرا پہلا عریضہ ضرور آپ کو مل چکا ہوگا۔ میں کچھ باہر رہا یعنی لاہور اور ملتان وغیرہ اور کچھ نئی ذمہ داری کا شکار، اس لیے پھر خود بھی دوسرا عریضہ نہ لکھ سکا۔ آپ کی خیریت بھی کسی طرف سے معلوم نہ ہوسکی، فکر ہے۔

کالج کا سالانہ مجلّہ ''لالہ ءصحرا'' الگ سے آپ کی خدمت میں بھیجا جارہا ہے۔اس بارے میں آپ کے گراں قدر کلمات ہمارے لیے موجبِ مسرت وافتخار ہوں گے'' نگار'' میں بھی اس پر دو حرف لکھ دیجیے تو بڑی عنایت ہو۔''لالہ ءصحرا'' کے اگلے شمارے میں ہم منتخب اہل علم اور مشاہیر کی آرا شریکِ اشاعت کریں گے اس لیے'' نگار'' میں تبصرے کے علاوہ آپ اپنے قلم سے بھی رسالے کے بارے میں ضرور کچھ لکھ بھیجیے۔

اُمید ہے کہ حضرت نیاز فتح پوری صاحب قبلہ کے مزاج بخیر ہوں گے۔اُن کی خدمت میں مؤدبانہ آداب اور عارف صاحب کے لیے بیاد سلام کہہ دیجیے۔

خُدا کرے آپ ہر طرح بخیر اور خوش ہوں۔خیریت کا طالب اور طالبِ کرم بھی۔

آپ کا
معین الرحمٰن

(پی۔ایس) میرے ہم کار رفیق پروفیسر اے۔بی۔اشرف صاحب سے نیازمندانہ سلام قبول کیجیے۔
بگرامی خدمت محترم فرمان فتح پوری صاحب
دفتر رسالہ'' نگارِ پاکستان''، ۳۲۔گارڈن مارکیٹ۔کراچی نمبر۳

(۲)

لالہ ءصحرا
اَدبی مجلّہ۔گورنمنٹ ڈِگری کالج بہاول نگر، فون نمبر: ۳۶
[اواخر مارچ ۱۹۶۵ء ؟]

محبت گرامی فرمان صاحب، تسلیم

آپ کا عنایت نامہ مل گیا تھا میں اس دوران عجب کشمکش میں رہا۔تعمیل ارشاد تو بعد کی بات تھی، گرامی نامے کی رسید بھی نہ دے سکا۔میرے شفیق بزرگ اور کرم فرما میاں محمد عبدالمجید یک بیک ہی علیل ہوئے، ہسپتال میں داخل رہے اور دیکھتے ہی دیکھتے اللہ کو پیارے ہو گئے ــــ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

دورانِ علالت ہم نے یہاں کیا کچھ جتن نہ کیے لیکن وہی ہوا جسے نہ ہونے دینے کے لیے ہم سب کچھ کر رہے تھے۔ زندگی اور موت کی اس کشمکش میں اُنہوں نے آخر دم تک ہمیں بددل اور مایوس نہیں ہونے دیا اور ایکا ایکی ہی دم دے دیا، خُدا اُن کی مغفرت کرے۔ میرے لیے یہ بڑا شخصی سانحہ ہے۔ کس محبت سے اُنہوں نے مجھے اپنے پاس کھینچ بلایا تھا اَب وہ نہیں رہے تو یہاں میرے لیے کچھ بھی نہیں رہا۔ جسدِ گرامی کو تدفین کے لیے لاہور لے جایا گیا، رسوم بعد ممات میں کالج کی نمائندگی کے لیے میں لاہور گیا ہوا تھا، واپس آ کر آپ کے کرم نامے کی رسید دے رہا ہوں۔ حواس ابھی مجتمع نہیں ہیں، تفصیل سے لکھنے کے قابل نہیں۔

آپ کو ڈاکٹریٹ تفویض ہونے کی اطلاع مجھے بہت دیر گئے ملی اور اس سے دلی مسرت ہوئی۔ آپ کی علمی خدمات کا اعتراف اب سے بہت پہلے ہو جانا چاہیے تھا۔ بہر نوع خُدا آپ کو مبارک کرے۔ مضمون میں ضرور لکھوں گا یہ میرے لیے بڑی عزت اور راحت کی بات ہوگی "تحقیق و تنقید" کے علاوہ یہاں میرے پاس کچھ نہیں ہے میں نے دوسری کتابوں کے لیے کراچی لکھا تو ہے، دیکھیے۔ اپریل میں شاید میرا کراچی کا پروگرام بن سکے۔ تفصیل سے پھر لکھوں گا۔

خیریت کا طالب

آپ کا: معین الرحمٰن

(۳)

[گھر کا پتا: رحمٰن اسٹریٹ، بہاول نگر]

۲۸/ جون ۱۹۶۵ء

محبِ گرامی، تسلیم

ایک عرصے سے آپ کی خیر خبر کا پتا نہیں، میرے خط کا جواب نہیں، خدا کرے آپ ہر طرح بخیر ہوں۔ اسی دوران کراچی کا چکر لگانے کا امکان پیدا ہو ہو کر رہ گیا اور میں خود بھی دوسرا خط نہ لکھ سکا، امید ہے آپ خیال نہیں فرمائیں گے۔ کالج میں تین ماہ کی چھٹیاں ہو گئی ہیں، گرمی زوروں پر ہے اور میں ایک نئی صورت سے دو چار ہوں۔ عملی زندگی کا آغاز ہے اس لیے اس کے نشیب و فراز سے کماحقہٗ آگاہ نہیں۔ آپ سے استدعا ہے کہ نئے حالات میں مجھے رہنمائی سے سرفراز فرمائیں۔

پنجاب یونیورسٹی (اورینٹل کالج) میں اردو کے استاد کے بطور ایک نئی جگہ پر مجھے پیش کش موصول ہوئی ہے۔ یہ عنایت صدر شعبۂ اُردو سید وقار عظیم صاحب نے فرمائی ہے۔ ابتداً تقرر تین ماہ کے لیے ہوگا بعدہٗ صدر شعبہ کی رضا سے تین ماہ کی توسیع ممکن ہوگی، بالآخر جگہ مشتہر کی جائے گی اور تقرر سلیکشن بورڈ کرے گا، خود وقار صاحب بورڈ میں موجود ہوں گے یعنی مجموعی طور پر اس مرحلے میں بھی صورت امید افزا ہے گو یقینی نہیں۔ یونیورسٹی سے وابستگی کی صورت میں اور مراعات اور فوائد سے قطع نظر Ph.D کی کوئی سبیل بھی شاید نکل سکے۔ یونیورسٹی کی محولہ سروس پر جانے کے لیے مجھے موجودہ گورنمنٹ سروس سے مستعفی ہونا ہو گا۔ یہ ملازمت ابھی عارضی ہے اور یہاں بھی پبلک سروس کمیشن کے سامنے پیش ہونے کا مرحلہ باقی ہے، عام طور پر جس کی نوبت سالوں تک نہیں آتی۔

فیصلے کے لیے کافی مہلت ہے اس لیے کہ یونیورسٹی میں جگہ گرما کی تعطیلات کے بعد سے ہے، آپ مشورہ دیجیے کیا بہتر ہوگا، کیا کرنا چاہیے۔[۳]

یہ عریضہ بڑی عجلت میں لکھ رہا ہوں، بے ربطی اور بد رنگی کا خیال نہ کیجیے گا۔ بہاول نگر آنے کا کوئی پروگرام بنائیے، یونیورسٹی بند ہو چکی ہوگی۔ آپ کے تھیسس کی اشاعت کا کیا ہوا، مجلس نے کوئی فیصلہ کیا۔

امید ہے آپ ہر طرح خیریت سے ہوں گے۔ نیاز مند آپ کا

معین الرحمٰن

(۴)

فون نمبر ۲۵۷۳
یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور
۱۲/نومبر ۱۹۶۶ء

برادر مکرم و معظم، تسلیم

''نیاز فتح پوری کا افسانوی ادب'' کے موضوع پر ہمارے ہاں شعبہ میں عزیزہ پروین اختر مرزا تھیس لکھ رہی ہیں۔ اس ضمن میں نیاز صاحب کے مجموعے فوری طور پر مطلوب ہیں جو اتفاق سے یہاں کہیں دستیاب نہیں۔

خود میں نیاز صاحب کی نگارشات سے اُن کی آپ بیتی مرتب کرنا چاہ رہا تھا بعض مآخذ کی تلاش تھی جن کی تفصیل پہلے بھیج چکا۔ یہ عجلت میں لکھ رہا ہوں نیاز صاحب کی سوانح حیات کے بارے میں کچھ ''مسالا'' اور اُن کی تالیفات کے نسخے عاریتاً حامل رقعہ عظیم اختر نثار صاحب کے بدست بھجوا دیجیے تو ممنون ہوں گا__ اُمید ہے آپ اہل خانہ کے بشمول خیریت سے ہوں گے، سب سے ماوجب۔ آپ کا مخلص

معین الرحمٰن

(۵)

سید معین الرحمٰن شعبۂ اُردو
یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور
(معرفت: پروفیسر سید وقار عظیم صاحب)
۸/مارچ ۱۹۶۷ء

شفیقِ گرامی فرمان صاحب، تسلیم

آپ کا خط مل گیا تھا۔ ادھر میں نے وقار صاحب سے بات کی، مجلس کے دفتر کے بھی کئی چکر لگائے۔ افتخار احمد صدیقی صاحب نے اس ضمن میں بڑی سرگرمی دکھائی، مجلس کے دفتر کو کھڑکھڑایا اور خود دفتر تشریف بھی لے گئے۔ مہتمم مطبوعات سے ہم نے بات کی ہے۔ آپ مقالے کو مجلس کے مبصر کے ایما کے مطابق ضروری ترمیم و تبدیلی کے بعد تاج صاحب کے پاس بھیج دیجیے۔ اس کا انتظار نہ کیجیے کہ مجلس کی طرف سے مقالہ منگانے کے بارے میں آپ کے پاس کوئی خط آئے۔ انشاءاللہ اسی بجٹ سے مقالے کی اشاعت کا اہتمام ہو جائے گا۔

سرِ دست آپ یہ کیجیے کہ مقالہ اور اس کے ساتھ ایک خط تاج صاحب کو بھیجیے۔ اس کے علاوہ مجلس کے مہتمم مطبوعات

عبدالغفار احمد صاحب کے نام بھی الگ ایک خط لکھ دیجیے۔ میرا اور صدیقی صاحب کا حوالہ بھی بے شک دے دیجیے گا کہ ہم نے اس سلسلے میں ان سے بات کی ہے۔ان صاحب کو مقالے کی اشاعت اور اس کے التوا کی قدرے تفصیل بھی لکھ دیجیے گا۔عبدالغفار صاحب مجلس کے اس طرح کے معاملات میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

''نگار'' کا وی پی مل گیا تھا لیکن اب میرا پرچہ مغلپورہ کے پتے پر نہ جانا چاہیے۔میرا قیام وہاں نہیں رہا اور ابھی نیا پتا عارضی اور غیر یقینی ہے،اس لیے از راہِ کرم دفتر کو ہدایت فرما دیجیے کہ مارچ سے میرا پرچہ میرے نام اور سابقے پتے کے بجائے مندرجہ ذیل نام اور پتے پر بھیجا جایا کرے،رسالہ مجھے بحفاظت ملتا رہے گا:

محترمہ خورشید زہرا،مکان نمبر ۱۸،گلی نمبر ۹،قلعہ چھمن سنگھ،راوی روڈ،لاہور۔

چار اسما اور پتے بھیج رہا ہوں انہیں میرے حوالے سے ''نگار'' سال بھر کے لیے جاری کر دیجیے۔انہیں پرچہ وی پی سے بھیجیے اور وی پی بھیجنے سے پہلے انہیں لکھ دیجیے کہ ان کی نشاندہی میں نے کی ہے اور یہ کہ وی پی الگ سے بھیجا جا رہا ہے،وصول کر لیا جائے۔نام اور پتے یہ ہیں:

۱۔ اجمل وجیہہ صاحب،ایم۔اے،
مکان نمبر ایک،ناتھ اسٹریٹ نمبر ۱۷،رام نگر،چوبرجی،لاہور۔

۲۔ امجد اسلام امجد صاحب،ایم۔اے،
۶۵۔فلیمنگ روڈ،لاہور۔

۳۔ محترمہ عشرت سعید،ایم۔اے،
اصغر اینڈ برادرز کیمسٹ چونا منڈی،لاہور۔

۴۔ محترمہ مخدومہ زاہدہ قریشی،ایم۔اے،
معرفت حکیم عبدالمجید صاحب قریشی،چٹی شیخاں،سیالکوٹ۔

امید ہے آپ اہلِ خانہ کے بشمول خیریت سے ہوں گے۔اس خط کی رسید آئے تو اپنے بارے میں کچھ لکھوں۔یوں بخیر ہوں اور آپ کی محبت و شفقت کا طالب اور دعاؤں کا محتاج۔

معین الرحمن

(۶)

اُردو مرکز۔گنپت روڈ لاہور
۱۷ر ستمبر ۱۹۶۷ء
برادر مُعظّم،تسلیم

کارڈ مل گیا ہوگا__ ایف۔ے میں فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ ۱۵۔ستمبر تھی۔اب انٹرویو کا پروگرام بنے گا۔مَیں باخبر رہنے کی کوشش کروں گا۔کل انشاءاللہ جاؤں گا اور پروگرام معلوم کروں گا۔انٹرویو کی اطلاع ہر اُمیدوار کو غالباً براہ راست بھی دی جائے گی۔

ایف سی کالج میں اِس ہفتے سے کام شروع کر دیا ہے اِس کی اطلاع آپ کو مل چکی۔ شہر کے جس کونے میں میرا قیام ہے، کالج اُس کے بالکل دوسرے اور مخالف کونے میں ہے۔ شام کو پانچ بجے گھر واپسی ہوتی ہے۔ اب یہ تلاش ہے کہ جب تک کالج ہی میں قیام کا ''سرکاری'' انتظام ہو،مَیں کالج کے قریب کہیں مکان کا اپنے طور پر انتظام کروں۔

یونیورسٹی میں ریڈر کی ایک جگہ اور لکچرار کی تین آسامیاں مُشتہر ہوئی ہیں۔ (لکچرار کی جگہ کے لیے میری عرضی بھی ہے) اُمیدوار بہت ہیں۔ ڈاکٹر عبادت صاحب اوائل اکتوبر میں ایک سال کے لیے پھر انگلستان جا رہے ہیں۔ شعبے کا کام وقار صاحب کے سپرد رہے گا۔ ریڈر کی جگہ کے لیے صدیقی صاحب اُمیدوار ہیں۔ اس بہانے کچھ لکھنے لکھانے کی طرف متوجہ کیے گئے ہیں۔ ''کلیاتِ حالی'' کی ترتیب کا اہم کام صدیقی صاحب نے انجام دے لیا ہے اس کی پہلی جلد خیال ہے اگلے مہینے تک آ جائے گی۔

''نگار'' کے لیے ایک مضمون مَیں نے لیا ہے، بھیج رہا ہوں۔ اسے آپ اکتوبر ہی کے پرچے میں شامل کر لیجیے (آخر ہی میں سہی) تو اس سے ذرا تقویت ہوگی۔ اس کی بہت جلد اشاعت ضرورتاً مطلوب ہے۔ اب آپ جانیے۔ سالنامے کے لیے صدیقی صاحب سے قطعہ پر شاید مضمون لکھوا سکوں۔

وقارعظیم صاحب کے ریڈیائی تبصرے میرے پاس کافی جمع ہو گئے ہیں ''باب الانتقاد'' کے تحت یہ آپ کے کام آسکیں گے کہیے تو بھیجوں؟

نظیر صدیقی صاحب کی کتاب پر تبصرہ جو بجائے خود ایک انتقادی مضمون ہو گیا ہے، چند روز تک ایک صاحب عزیزی امجد اسلام امجد براہ راست آپ کی خدمت میں بھیج رہے ہیں۔ اسے دیکھ لیجیے گا ''باب الانتقاد'' کے تحت یہ کام میں لایا جاسکتا ہے۔

پچھلے برس میں نے کوشش کی کہ نیاز صاحب پر یا نگار پر ہمارے ہاں کچھ کام ہو۔ اشاریہء نگار (توضیحی فہرست) کے لیے میں نے تین طلبہ اور طالبات کو تیار بھی کر لیا لیکن ذوالفقار صاحب اور ان کے ہم نواؤں نے بوجوہ یہ کام نہ ہونے دیا۔ لڑ بھڑ کر میں نے ایم اے کے ایک تھیسس کے لیے ''نیاز کا افسانوی ادب'' موضوع منظور کرایا بحمدہ یہ کام پورا ہو گیا ہے۔ بہت اونچے درجے کا نہیں طالب علمانہ ہے لیکن بہر حال ہے۔ پانچ باب ہیں کل ضخامت ۲۴۳ صفحات (ٹائپ شدہ اوراق) ابواب کی ترتیب اور اس کا دیباچہ بھیج رہا ہوں۔ اس مقالے کو آپ بیک اشاعت یا قسط وار "نگار" میں شائع کیجیے تو میں اس کی اجازت لوں؟ اور مقالے کی نقل فراہم کروں؟؟

اس خط کا تفصیلی جواب لکھیے۔ پتہ "اردو مرکز" ہی کا۔

امید ہے آپ ہر طرح بخیر ہوں گے۔ نیاز مند

معین الرحمٰن

(۷)

شعبہ السنہ

فارمن کرسچین کالج لاہور

۸/نومبر ۱۹۶۸ء

برادر مکرم، تسلیم

آپ کے تین خط آگے پیچھے ملے، شکریہ۔ مطلوبہ سطور بھی بروقت پہنچ گئیں، کام آئیں! مخدومی وقار عظیم اور سجاد باقر

صاحب کے مضامین بھیج رہا ہوں۔ ڈاکٹر وحید قریشی نے اپنے والد کی علالت کے باعث معذرت چاہی ہے۔ اقبال عظیم صاحب کا مضمون امید ہے لکھا جا چکا ہوگا۔ میں ''اشاریہ غالب'' میں بری طرح الجھا ہوا ہوں، اس سے فرصت پالوں تو تفصیل سے لکھوں گا۔

''اودھ اخبار'' کی فائل یونیورسٹی لائبریری میں تو نہیں ہے اور کہاں ہوسکتی ہے، یہ دیکھ کر لکھوں گا۔ اردو اخبارات و رسائل (۱۸۴۹ء۔۱۹۰۰ء) مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری کی فہرست ماہنامہ کتاب، لاہور شمارہ اکتوبر ۱۹۶۶ء (ص ۶۹۔۷۶) میں شائع ہوئی ہے یہ آپ کی نظر میں ہوگی۔

''گل بکاؤلی'' ٹائپ ہوگئی ہے، میں لے آیا ہوں، مقابلہ ہو جائے تو بھیجوں۔

چوٹ ابھی مزہ دے رہی ہے یا وہ شب و روز وہ ماہ و سال کہاں، والی صورت ہے۔ خدا کرے دربارۂ خاص یہی صورت ہو۔ فقط

مخلص: معین الرحمٰن

(پی۔ایس) معلوم ہوا: الطاف حسن قریشی، قمر زمانی والا قصہ ''اُردو ڈائجسٹ'' کے سالنامے (جنوری) سے شروع کرنے کے لیے کسی قدر بے چین ہیں۔ آپ اُن سے ذرا فون پر (یا لکھ کر) رابطہ قائم کیجیے۔

''تحقیق کی روشنی'' میں (عندلیب شادانی) آپ نے ''غالب اور دوسرے غالب'' مضمون دیکھا ہوگا؟

(۸)

مکان نمبر ۱۸، گلی نمبر ۹
قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ، لاہور
۱۴ر فروری ۱۹۶۹ء

برادرِ مکرم، تسلیم

مضامین متعلق بہ غالب موصول ہوگئے تھے۔ ان کی طباعت ''کتابیات'' کی طرف سے طے پائی ہے۔ ''کتابیات'' کی چھپی ہوئی کتابیں آپ کی نظر سے گزری ہوں گی۔ سجاد باقر صاحب کی کتابیں (مغرب کے تنقیدی اصول اور تیشۂ لفظ) ''کتابیات'' نے شائع کی ہیں اور یہ ادارہ بھی بہت کچھ سجاد باقر صاحب کے دم قدم سے ہے۔

''کتابیات'' کے پاس غالب کے بارے میں دو تین کتابیں (دلّی کے مصنفوں کی آئی ہوئی نثار احمد فاروقی وغیرہ) پہلے سے اشاعت کے لیے موجود تھیں۔ ابتدائی بات میں یہ طے ہوا تھا کہ آپ کی کتاب اس سال کسی وقت بہر حال آجائے گی (فروری کی شرط نہیں تھی) لیکن اب آپ کا مسودہ مل جانے پر یہ عزم کیا ہے کہ جب کتاب اسی سال آنا ہے تو پھر یہ ''اسی موسم'' میں آخر کیوں نہ آجائے چناں چہ کمپوزنگ شروع ہے۔ آخری تاثراتی مضمون، معرضِ اظہار میں آوے، ہماری کتاب میں تو خیر شامل ہے، میں نے اس کی نقل گورنمنٹ کالج غالب ؏ کے لیے بھی دے دی ہے۔ یہ نمبر بہت اچھا ہوگا۔ اطلاعاً لکھ رہا ہوں۔ آپ بقیہ مضامین بھی فوراً صاف کرا کے (یہ اب تک صاف ہو چکے ہوں گے) بھیج دیجیے اور اس کا کوئی آخری نام مختصر سا تجویز کر دیجیے۔ میں ''اشاریہ غالب'' کا ایک صفحہ نمونے کے طور پر بھیج رہا ہوں۔ اگر آپ بھی اسے پسند کیجیے تو اسی طرح، ہر صفحے پر اوپر کی جانب حاشیہ اور کتاب کا نام درج ہو۔ اس کے لیے کتاب کے نام کا مختصر ہونا ضروری ہے۔

ایک خط ہمارے اس عزم کی حوصلہ افزائی کا آپ اورینٹل کالج کے پتے پر براہ راست سجاد باقر صاحب کے نام لکھ دیجیے گا۔ میں نے باقر صاحب کو بتادیا تھا کہ آپ یہاں آئے تو کس طرح بار بار آپ کو تلاش کرتے رہے اور نہ ملنے کا افسوس ساتھ لے کر واپس کراچی گئے۔

''غالب نمبر'' فروغ اردو' مجھے ''ادارۂ نگار'' کی طرف سے بعض کتابوں کی وی۔ پی کے ساتھ جنوری کے آخر میں ملا۔ یہ ہے آپ کے ادارۂ نگار کی مُستعدی مجھے افسوس ہے کہ آپ کو بہت دیر اس کا انتظار کرنا پڑا، خصوصیت سے اس صورت میں کہ مشفق خواجہ صاحب بھی اس سے استفادہ کرنا چاہتے تھے۔ مشفق خواجہ صاحب کو بھی میں آج عذر کا خط لکھتا ہوں:

''نگار'' غالب نمبر کے لیے دو چیزیں بھیج رہا ہوں۔

ا۔ ''اشاریہ غالب: شرحیں اور مطالب

۲۔ شوق قدوائی اور غالب

انھیں آپ از راہ کرم من وعن ضرور شامل کر لیجیے، خواہ یہ کتنی ہی تاخیر سے آپ کو ملیں ___ پہلا مضمون اگر خوش نویس صاحب بجنسہٖ میرے لکھے کے مطابق نقل کریں تو ممنون ہوں گا ___ یعنی ''پیج میک اپ'' یا ''پیج سیٹنگ بڑی توجہ سے کی جائے، آپ اس پر نظر رکھیے گا۔

''نگار'' کی خریداری کے سلسلے میں (جیسا کہ چار پانچ سال سے ہو رہا ہے) ایک خط آیا ہے۔ یہ بجنسہٖ آپ کو بھیج رہا ہوں۔ اس ''علّت'' سے نجات دلایئے۔ پرچہ گھر کے پتے پر آتا تھا، اب بھی یہی پتہ رہے۔ کالج یا اردو مرکز وغیرہ اس معاملے میں نسبتاً بھروسے کی جگہ نہیں!

اب ایک دوسری بات اہم اور مشورہ طلب ہے۔ اقبال احمد خاں صاحب نے اصغر گونڈوی کی حیات اور شاعری پر اچھا کام کیا ہے، محنت سے اور تحقیقی انداز کا۔ آپ یہ بتائیے کہ کراچی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کے لیے اس کا رجسٹریشن ہوسکتا ہے؟ اگر کوئی صورت ہو تو اقبال صاحب اسی مارچ سے ۶، ۷ مہینے کے لیے کراچی آنے کے لیے آمادہ ہیں۔ یہاں جس موضوع پر انھیں اجازت ملی تھی، اس پر اب وہ ذہنی طور پر بالکل تیار نہیں، اصغر گونڈوی پر یہاں اجازت چاہیں تو بہت وقت ضائع ہوگا یا زیادہ صحیح یہ کہ اجازت حاصل نہیں کی جاسکتی۔ اس کا جواب ذرا جلد اور غور سے دیجیے گا۔

''اقبال شاعر اور فلسفی'' پر داؤد انعام کا اعلان ہوا ہے۔ ریڈیو تبصرہ لیتھ صاحب والا مطلوب ہے ___ صدیقی صاحب کی ''کلیاتِ حالی'' پر تبصرہ بھی چاہیے۔

(پی۔ ایس) سرِدست ان ۸ باتوں کا جواب دیجیے اور بہ واپسی۔[۶]

معین الرحمٰن

(۹)

شعبہ السنہ

فارمن کرسچین کالج، لاہور

۲۹/ مارچ ۱۹۶۹ء

برادر مکرم، تسلیم

رجسٹری سے مضامین واپس ملے اور الگ سے ''نگار'' کا غالب نمبر۔ ''ملاحظات'':

''ڈاکٹر فرمان فتح پوری۔ دیوان غالب سے بھی فال نکال سکتے ہیں!''

کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ خوب ہے!!

اب سنیے، یہ کہ آپ کے مجموعے کا نام، آپ کے پہلے ''چوائس'' کے مطابق ''غالب: شاعر امروز وفردا'' تجویز ہوا ہے۔ اس کا میں نے اعلان بھی کر دیا، چنانچہ پنجاب یونیورسٹی مجلس یادگار غالب کی ایک کتاب ''تنقید غالب کے سو برس'' (ضخامت ۷۰۰ صفحات کے لگ بھگ) میں آپ اس کا ذکر خیر پڑھ سکیں گے۔ اس کے لیے آپ کا ایک مضمون: ''غالب کے کلام میں استفہام'' بھی انتخاب ہوا ہے اور شامل اشاعت ہے۔ آپ کے مجموعے کی کمپوزنگ شروع ہو چکی۔ مشمولات کی ترتیب یہ ہے:

۱۔ غالب کے اولین تعارف نگار
۲۔ غالب اور غالب تخلص کے دوسرے شعرا
۳۔ غالب کا نفسیاتی مطالعہ
۴۔ غالب اور اقبال (۱)
۵۔ غالب اور اقبال (۲)
۶۔ غالب کے اسلوب سخن کا ایک پہلو
۷۔ غالب کے کلام میں استفہام
۸۔ مکمل شرح دیوان غالب
۹۔ غالب کی یادگار قائم کرنے کی اولین تجویز
۱۰۔ غالب، نسخہ حمیدیہ کی روشنی میں
۱۱۔ غالب: شاعر امروز وفردا
۱۲۔ مضمون مطبوعہ نقوش، غالب نمبر
۱۳۔ غالب کے حالات میں پہلا مضمون
۱۴۔ اے کاش کبھی معرض اظہار میں آوے

پہلا مضمون ''اولین تعارف نگار'' جو ٹائپ کے ۱۲ صفحات میں تھا، کمپوز ہو کر ۳۳ صفحات میں آیا ہے۔ اس سے آپ قیاس کر لیجیے کہ مجموعے کی ضخامت بڑی معقول ہو جائے گی۔ ساری کتاب کی کمپوزنگ جس رفتار سے شروع ہے اسی ہفتے ختم ہو جائے گی۔ آپ کوئی مضمون اور بھی بھیجنا چاہ رہے تھے۔ یہ اب جلد بھیج دیجیے۔ اس لیے کہ موجودہ ترتیب سے آخری دو مضامین نمبر ۱۳، ۱۴ میں اخیر ہی میں رکھنا چاہتا ہوں، نئے مضامین ان سے پہلے آئیں گے اور ان نئے مضامین کے میرے پاس نہ آ چکنے سے نمبر ۱۳ اور ۱۴ چھپنے سے پڑے رہیں گے۔ پریس سے طے یہ پایا ہے کہ کتاب پندرہ روز میں چھپ جائے۔

انتہائی کوشش یہ رہے گی کہ کتاب اپریل کے اخیر تک بالضرور مکمل ہو جائے۔ اس میں اگر تاخیر ہوئی تو اس کا سبب مجھے شبہ ہے کہ میری اپنی ''احتیاط'' ہوگی۔ پروف پڑھتے ہوئے مجھے اکثر و بیشتر اصل مآخذ سے رُجوع کرنا پڑ رہا ہے۔ مضامین جو

ٹائپ ہوئے ہیں یا نقل کرائے گئے ہیں پھر انھیں غالباً آپ خود نہیں دیکھ پائے۔ اس لیے جہاں تہاں ایسی فروگزاشتیں رہ گئی ہیں کہ مآخذ سے رُجوع کا طریق ناگزیر ہو گیا ہے۔ مسودے کے مطابق اسے جانے دیا جائے تو اکثر مواقع پر ایسا خلط مبحث ہو کہ بات بنائے نہ بنے!

''پیچ میک اپ'' اور سیٹنگ کا اسٹائل یقین ہے آپ کو بہت پسند آئے گا، اس کی طرف خاص توجہ ہے۔ آپ دیکھیں گے تو خوش ہوں گے۔ اس وقت اسی کتاب کے پروف میرے سامنے ہیں، کل صبح ساڑھے آٹھ بجے انھیں لازماً پریس پہنچانا ہے۔ دو روز (۳۰، ۳۱) پریس کی چھٹی رہے گی۔ اُمید ہے اگلے خط میں اس کے کچھ اجزا (انشا اللہ چھپے ہوئے) آپ کو بھیج سکوں گا تاکہ اسٹائل آپ کی نظر میں آ جائے اور پھر چھپے ہوئے اجزا ساتھ ساتھ برابر بھیجتا رہوں گا کہ آپ بالا اقساط وقتِ نظر سے دیکھ کر ''غلط نامہ'' (کہ یہ ناگزیر علّت ہے) تیار کرتے رہیں یا دیگر ضروری اُمور پر برابر آپ کی نظر رہے۔

اقبال احمد خاں صاحب نے اصغر گونڈوی کی حیات اور شاعری پر تحقیقی کام (واقعی تحقیقی کام) کیا ہے کراچی سے ph.d کے لیے ہم چاہتے ہیں کہ انرولمینٹ ہو جائے jurisdiction والا معاملہ ہمارے بھی پیش نظر ہے لیکن اقبال صاحب اس سلسلے میں بیک قسط ۶ ماہ کے لیے کراچی آنے اور رہنے اور پھر آ کر رہتے رہنے کے لیے آمادہ ہیں۔ اب آپ یہ لکھیے کہ:

۱۔ آیا اقبال صاحب اوائل اپریل میں ہفتے عشرے کے لیے کراچی آ جائیں تو انرولمینٹ وغیرہ کی خانہ پُری ممکن ہے؟

۲۔ آیا کراچی آنے سے پہلے خود اس سلسلے میں اُن کا لیٹ صاحب کو خط وغیرہ لکھنا ضروری ہے؟

۳۔ یا کراچی آتے ہوئے وہ وقار عظیم صاحب اور اُردو مرکز کے بھائی ظہیر سے خط لیتے آئیں۔

۴۔ اِنرولمینٹ کے لیے کراچی آنا لیٹ صاحب کی مصروفیت، موجودگی اور وہاں کے دیگر مقامی حالات کے پیش نظر آپ کے نزدیک اگر اوائل اپریل میں مناسب نہ ہو تو لکھیے کہ کب آنا چاہیے۔

ہمارا خیال ہے کہ اِس ضمن میں اُن کا اِبتداً کراچی ایک بار جانا ضروری ہے کہ اسی طرح بالمشافہ معاملات زیادہ صحت اور سُرعت سے انجام پا سکتے ہیں۔ آپ کا مشورہ اس بارے میں کیا ہے؟

اب ایک دوسری زحمت آپ یہ کیجیے کہ ڈی۔ لٹ (D.Litt) کے لیے کراچی یونیورسٹی کے ضروری قواعد کی نقل بھیج دیجیے۔ اِس کی ضرورت ہے۔ اُمید ہے آپ اسے یاد رکھیں گے اور اس کی نقل حاصل کر کے بھیجنے کی زحمت فرمائیں گے۔

غالب کے بارے میں کسی کتاب یا رسالے وغیرہ کے، ہندوستان یا پاکستان کے، آپ کے پاس دو نسخے جمع ہو جائیں تو ازارہِ کرم ایک آپ مجھے عنایت فرما دیجیے گا۔ آپ سے میری یہ درخواست مُستقلاً ہے جب جب ایسا حُسنِ اتفاق ہو، اِدھر نزولِ کرم ہو جائے!

اُمید ہے آپ کا مزاج بخیر ہو گا۔ میرے لائق کوئی خدمت؟

بھائی عزیز اچھے ہیں، وقار عظیم صاحب ''غالب پروفیسر'' ہو گئے، سجاد باقر صاحب سے ہفتوں سے ملاقات نہیں ہوئی اور سب بخیر ہیں۔ اقبال صاحب سلام لکھواتے ہیں۔

آپ کا
معین الرحمٰن

شعبہ السنہ
فارمن کرسچن کالج، لاہور
۸رمئی ۱۹۶۹ء

برادر مکرم، تسلیم

آپ کا خط ملا، جواب میں تاخیر ہوئی باعثِ تاخیر لکھوں تو ہنسی آئے گی۔ اُمید ہے، اب تک آپ حیدر آباد کا پروگرام بنا چکے ہوں گے۔ اس تفصیل کا بے چینی سے انتظار ہے۔ یقین ہے اس خط کے پہنچنے سے پہلے ہی آپ اس بارے میں خط لکھ چکے ہوں گے۔ متین بھائی سے ''حریت'' کے دفتر میں ملاقات ہوئی یا گھر پر، اُن کی صحت وغیرہ کا کیا حال ہے؟

دلدار بھائی کی کتاب کے آخری ساڑھے تین فرموں کا پرنٹ آرڈر میں آج دے دوں گا۔ اس طرح کتاب (۳۲۸ صفحات) پیر تک مکمل ہو جائے گی۔ اظہار صاحب اور ان کے کارکنوں کا شدید تقاضا ہے کہ دیباچہ وغیرہ کے کاغذات بھی انھیں دے دیے جائیں تا کہ کتاب کی جلد بندی ہو سکے۔ آپ توجہ دلائیے، میں بھی کئی روز ہوئے اس بارے میں ایک خط لکھ چکا ہوں۔

سات فرمے (۱۶×۷=۱۱۲ صفحات) آپ نے دستی پہنچائے ہیں۔ سات فرمے (ص ۱۱۳۔۲۲۴) میں ڈاک سے ارسال کر چکا۔ ص ۲۷۲ تک آج کتاب چھپ گئی ہے بقیہ (ساڑھے تین فرمے ۵۶ صفحے) پیر کو چھپ جائیں گے اور منگل کو یہاں سے روانہ کر دیے جائیں گے تا کہ ''صحت نامہ'' مرتب ہو سکے۔

معظم پچھلے جمعہ اور ہفتہ کو نہیں آئے۔ اب کل ملاقات ہوگی، آپ کا خط بھی پہنچاؤں گا اور تفصیل سے گفتگو بھی کروں گا__ آپ کے کمرے کی چابی میں نہ لے سکا۔ اس طرح تھرڈ ائر کو D-60 میں لے رہا ہوں۔ اب ۹ مئی ٹائم ٹیبل پھر تبدیل ہوا ہے۔ میری کلاسز میں جزوی تبدیلی ہوئی ہے یعنی ایک جگہ کمرہ بدل گیا ہے، باقی وہی ہے۔

اب ایک لطیفہ سنیے! آغا صاحب ایک روز آئے__ اتنی اہمیت اور عجلت کے ساتھ کہ مجھے ایک کلاس میں جا پکڑا، ابتدائی معذرت اور آداب و اخلاق کے بعد فرمایا کہ میں میگزین کی دردسری سے اب بچنا چاہتا ہوں اور یہ کہ اپنی جگہ آپ کا نام تجویز کر رہا ہوں، محض اس کی اطلاع دینے آیا ہوں۔

میں نے کہا جس ''دردسری'' سے آپ بچتے ہیں اس میں کیا سوچ کر مجھے مبتلا کرنا پسند کر رہے ہیں؟

وہ شاید یہ سمجھ کر آئے تھے گویا بہت بڑا اعزاز ہے جس سے وہ دستبردار ہو رہے ہیں اور میں اسے پا کر بچھ جاؤں گا۔ میرا یہ جواب سن کر کوئی جواب بن نہ پڑا۔ اپنی خانگی مصروفیات کا حوالہ دینے لگے__ میں نے کہا یہ الگ بات ہے لیکن میں میگزین کے بغیر ہی بھلا، مجھے نہ فرصت، نہ شوق، میرے لیے نہ یہ اعزاز اور نہ یہ میری استعداد ہی! اور ان سب سے قطع نظر بحیثیت جونیئر نہ میرے لیے اس کا جواز ہی__!!

اگلے روز ملے تو بتا رہے تھے کہ حفیظ الرحمٰن صاحب نے بھی بڑے سخت لفظوں میں انکار کر دیا ہے کہ کالج نے ان کے ساتھ جو سلوک روا رکھا ہے اس کے پیشِ نظر وہ بہ اکراہ بھی آمادہ نہیں ہو سکتے۔

پرسوں مرزا صاحب نے ''تھرلنگ نیوز'' کے طور پر بطور خاص مجھے بتایا کہ آغا صاحب نے انھیں یہ پیش کش کی

ہے۔مرزا صاحب کا استدلال یہ تھا کہ آغا صاحب کا نام تجویز کرنا کیا معنی، __ یہ بات تو کالج کاؤنسل یا ایڈمنسٹریشن کی ہے __ وہ جسے چاہے سرفراز کرے!

اور سب بخیر اور مطابق بہ معمول __ بھائی ظہیر کے چچا ضیاالدین برنی صاحب کا کراچی میں انتقال ہو گیا، آپ کو معلوم ہی ہوگا __ فقط: والسلام

معین الرحمٰن

(۱۱)

مکان نمبر ۱۸، گلی نمبر ۹
قلعہ چھمن سنگھ راوی روڈ، لاہور
۲۸ رجولائی ۱۹۶۹ء

برادر مکرم و معظم، تسلیم

طویل خاموشی کے بعد، سنیے کہ عذر کے طور پر کیا کہنے والا ہوں:

کنبے ہی میں کئی برس سے نسبت چلی آرہی تھی پچھلے مہینے آج ہی کے دن بالآخر از قسم عقد تقریب بھی ہوگئی، بڑی سادگی اور خاموشی سے! ابا جان کے علاوہ وقار صاحب، بھائی عزیز، اقبال صاحب، صدیقی صاحب، ڈاکٹر عبیداللہ، مشرف انصاری صاحب اور اردو مرکز کے بھائی ظہیر اور بس __ آپ جب لاہور آئیں گے تو یقین ہے کہ سادگی کی تفصیل سن کر خوش ہوں گے اور داد دیں گے فی الحال تو ''ہمیں'' مبارک باد دیجیے!

زہرا، مقامی کالج میں اردو پڑھا رہی ہیں، ایک گھرانے سے قطع نظر مزاج، افتاد ہر اعتبار سے ''ہم کفو'' ہیں اور یہ ایک بات (جس میں سب ہی کچھ شامل ہے) بڑے اطمینان اور آسودگی کی ہے۔ دعا کیجیے کہ اللہ انجام بخیر کرے۔

منی آرڈر ''ایسے عالم'' میں ملا کہ ۲۵ روپے ۲۵۰ روپے معلوم ہوئے (خیر یہ جملہ معترضہ تھا۔) اگلے روز یہ اطلاع ملی کہ ملکہ، بھائی عزیز کے ہاں چلی گئی ہیں۔ میں بہاول نگر جا رہا تھا، اس لیے چیزیں پہنچانے میں تعویق ہوئی، آج ''ہمدرد'' کی چیزیں لے آیا ہوں اب بھائی عزیز سے یہ کنفرم کر کے کہ ملکہ ہاسٹل ہی میں ہیں۔ آم لوں گا اور آج ہی انشا اللہ پہنچاؤں گا۔

بھائی عزیز اور ملکہ ہر دو جگہ یہی تاثر رہے گا کہ چیزیں کوئی صاحب براہ راست کراچی سے لے آئے ہیں، آپ مطمئن رہیے اور اسی پر قائم بھی رہیے گا۔ اور یہ آپ جو بار بار لکھ رہے ہیں کہ یہ ملکہ کی امی کا اصرار ہے، آپ کو یقین ہے کہ ہم اسے مان ہی لیں گے؟ آپ کے مزاج داں نہ سہی کچھ اس سے آشنائی تو ہے۔ محبت، شفقت، رقت آپ کی سیرت کا جزو ہیں اور یہ اسی مہر و مرحمت، دردمندی اور گداز کا ادنیٰ مظہر ہے۔

''غالب۔ شاعر امروز و فردا'' میں کچھ بجوگ پڑ گیا۔ دیباچہ وغیرہ کمپوز شدہ میرے پاس پڑا ہے، غلط نامہ بھی مل گیا تھا۔ کتاب چھپ چکی اب بہر حال زیادہ دنوں تک چھپی نہ رہے گی۔ آپ کی خیریت کا منتظر

آپ کا
معین الرحمٰن

(۱۲)

شعبہ السنہ
فارمن کرسچین کالج، لاہور
۱۰/۱ اکتوبر ۱۹۷۰ء

برادر مکرم، تسلیم

آپ کا رجسٹرڈ خط ملا، مائیگریشن پہنچا، ایم۔اے کی کون سی سند میری آپ کے پاس پڑی ہے؟ ہو تو ہمراہ لیتے آیئے گا۔ ''مشکلاتِ غالب'' بھی!

نیشنل بک سینٹر کے تحت کتاب کے افتتاح کی تقریب ۳۱۔اکتوبر ہفتہ سہ پہر طے پا گئی ہے۔ مولانا مہر صاحب نے از راہِ کرم صدارت منظور فرمائی ہے۔ کتاب کے بارے میں کچھ پڑھیں گے بھی۔ مولانا حامد علی اور وقار عظیم صاحب سے بھی طے پا گیا ہے کہ وہ پڑھیں رکہیں گے۔

وزیر آغا صاحب کو کتاب بھیج دی گئی ہے۔ ناشر کی طرف سے خط بھی لکھ دیا گیا ہے، ابھی جواب نہیں آیا کہ وہ آئیں گے یا نہیں۔ عبادت صاحب، سجاد باقر صاحب، قاسمی صاحب، عابد صاحب اور مرزا ادیب صاحب کو کتابیں پہنچا دی گئی ہیں۔ حمید احمد خاں صاحب کا نسخہ ابھی انہیں نہیں پہنچا وہ ملک سے باہر چلے گئے ہیں (۳۱۔ سے پہلے آجائیں گے) کتاب تبصرے کے لیے پاکستان ٹائمز، مشرق، زندگی اور ڈائجسٹ وغیرہ کو بھجوا دی گئی ہے۔ کراچی میں تبصرے وغیرہ آپ کے ذمے ہیں۔ مقبول اکیڈمی کو بہت دن ہوئے یہاں سے بذریعہ ٹرک کتابیں بھیجی جا چکی ہیں۔ ان کتابوں میں آپ کے لیے بیس کتابیں ہیں (دس کے بجائے + دس تبصروں وغیرہ کے لیے) لکھیے، کتابیں آپ کو ملیں یا ابھی نہیں؟ اس کی اطلاع ضرور دیجیے۔ گھر میں سب کے لیے آداب، سلام اور دعائیں۔

اقبال صاحب سے سلام مسنون۔ عزیز بھائی کے بارے میں کچھ لکھیے۔

فقط
معین الرحمٰن

(پی۔ایس) ستمبر/اکتوبر کے مُشترک شمارے کا انتظار ہے۔ حیدرآباد میں رجسٹریشن فیس وغیرہ جمع کرانے کے لیے میں متین بھائی کو لکھ رہا ہوں۔ وہ ایک روز وہاں چکر لگا آئیں گے۔ میں اُنہیں لکھ رہا ہوں کہ کوئی دقت ہو تو آپ سے فون پر بات کر لیں۔ متین بھائی ان دنوں ''جسارت'' میں نیوز ایڈیٹر ہیں۔ ملتان سے واپس کراچی جا چکے۔

(۱۳)

شعبہ السنہ
فارمن کرسچین کالج، لاہور
۲۵/مئی ۱۹۷۱ء

برادر مکرم، تسلیم

گرامی نامہ ملا، حمید احمد خاں صاحب سے ملاقات نہیں ہو پا رہی، ان سے بات چیت ہو جائے تو پھر آپ سے عرض

کروں گا، انشا اللہ اسی ہفتے۔ سردست ایک دوسری ضرورت سے یہ سطریں گھسیٹ رہا ہوں۔ یہ خط آپ کو دستی ملے گا ان صاحب کو آپ کے سپرد کیا! یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ انہیں اپنی سرپرستی میں لیجیے، ''نگار'' کا سلسلہ سنا ہے پھر شروع ہوا ہے۔ میرے ایک عزیز جو آپ کے بھی نادیدہ مداح ہیں، ''نگار'' کے پچھلے سالناموں کے آرزومند ہیں مومن نمبر، جدید شاعری نمبر اور نیاز فتح پوری نمبر کے علاوہ (کہ یہ ہیں) جتنے بھی نئے پرانے نمبر موجود ہوں از راہِ کرم درجہ ذیل پتے پر بھجوا دیجیے:

پروفیسر احسان الحق صاحب، لاہور ماڈرن اسکول، نزد نہرو پارک، سنت نگر۔ لاہور

تاجرانہ کمیشن جتنا زیادہ سے زیادہ مل سکے، شکر گزاری کا باعث ہوگا۔

امید ہے آپ ہر طرح مع الخیر ہوں گے۔

بخدمت ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب، ۶۔ ای رفاہ عام ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی۔ ۲۳

آپ کا

معین الرحمٰن

(۱۴)

شعبہ السنہ

فارمن کرسچین کالج، لاہور

۲؍ مارچ ۱۹۷۲ء

برادرم مکرم و محترم، تسلیم

خدا کا شکر ہے کہ کام ختم ہوا، مقالے کی جلد ۲۴۔ فروری کو بن کر آگئی، اس وقت سامنے ہے، اقبال صاحب بھی انشاء اللہ اس ہفتے فرصت پالیں گے۔ ساتواں باب ٹائپ ہو رہا ہے، آخری باب وہ صاف کر رہے ہیں، اس کے ٹائپ ہونے اور جلد بننے میں آٹھ دس روز سے زیادہ نہیں لگیں گے۔

ہم نے ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کو لکھا تھا کہ فروری میں ہمیں کسی وقت بھی بلا لیجیے۔ ان کا خط آیا کہ ابھی آنا قبل از وقت ہوگا رجسٹرار کے نام میرے توسط سے انگریزی حروف میں ایک درخواست لکھ بھیجے کہ مقالہ جس کا عنوان یہ ہے مکمل ہو چکا ہے، پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ ریسرچ کمیٹی میں یہ کاغذ آئے گا، پھر آپ کو اطلاع دی جائے گی کہ مقالہ جمع کیجیے اور فیس وغیرہ سب واجبات ادا کیجیے۔ اس میں دو مہینے لگ سکتے ہیں___ ہم دونوں نے فوراً درخواست بھیج دی، اب ڈاکٹر صاحب کا خط آیا ہے کہ میں نے آپ دونوں حضرات کی درخواستیں ۱۷۔ فروری ۱۹۷۲ء کی تاریخ میں سفارش کے ساتھ رجسٹرار کو بھیج دی ہیں۔ ریسرچ کمیٹی کی میٹنگ مارچ میں ہوگی، پھر ممتحن مقرر ہوں گے، اور تب ہمیں مقالے اور واجبات کی ادائی کے لیے آنا ہوگا، اب ہم طلبی کے منتظر رہیں گے۔ اس درمیان آپ ڈاکٹر صاحب سے کوئی رابطہ قائم کرنا ضروری خیال کریں تو آپ جانیں، صورت حال آپ کے سامنے ہے۔ آپ کا کارڈ مل گیا تھا، آتے ہوئے مطلوبہ کتب و رسائل ہمراہ لاؤں گا۔

گھر میں سب سے ما وجب

آپ کا

معین الرحمٰن

شعبہ السنہ
فارمن کرسچین کالج، لاہور
۲۸ر اپریل ۱۹۷۲ء

برادر مکرم، تسلیم

''قمر زمانی'' کی کتابت، علمی کتاب خانے والوں کے ہاں ہو رہی ہے۔ آئینہ ادب سے میں مثنویوں کے دونوں مجلدات لے آیا تھا، یہ خوب آئیں، جائے مسرت وتہنیت ہے! ''بہارِ عشق'' کا پُرانا نسخہ بھی سلام صاحب سے واپس مل گیا، لائبریری کو لَوٹا دیا گیا۔ اَب سُنیے تذکروں والی کتاب کا قصہ: یہ اشاعت کے لیے مَنظور ہو چکی پہلے ہی، اِس شرط کے ساتھ کہ دفتر دیکھ لے۔ ''دفتر'' اِن دنوں مہتمم فائق صاحب ہیں! اب حمید احمد خاں صاحب نے فائق صاحب کو اس پر مامور کر دیا ہے۔ وہ آج کل دن بھر اسی مسودے کو دیکھتے ہیں۔ کچھ نامکمل حوالے، جہاں تہاں ہجری اور عیسوی سنین کی عدم مطابقت، کچھ ٹائپ کے سہو، کچھ اختلافات وغیرہ، خاں صاحب سے اُنہوں نے کچھ اچھے کلمات کتاب اور کام کے بارے میں نہیں کہے۔ خاں صاحب کا کہنا یہ ہے کہ کتاب اشاعت کے لیے منظور ہو چکی، دفتر کے دیکھنے کا مقصد یہی ہے کہ مسودے پر اگر محنت کی ضرورت ہو تو، کر لی جائے۔ حمید احمد خاں صاحب کی، مُہتم مَطبوعات سے بھی بات ہو گئی ہے کہ مسودہ برابر ملتا رہے تو کتاب، دو مہینے میں چھاپی جاسکتی ہے۔ خاں صاحب نے فائق صاحب سے کہا ہے کہ وہ سلسلہ وار کتاب کے صفحات قسط وار دیکھ کر دینا شروع کر دیں۔ ۲۶۔ اپریل (بدھ) کو ابتدائی اَسّی (۸۰) صفحات پریس کو دینے کے لیے آ گئے تھے، انشااللہ آج پریس چلے جائیں گے۔

خاں صاحب نے طباعتی پروگرام میں جزوی تبدیلی کر کے اِسے مُقدم کیا ہے۔ ۱۹۷۲ء/ ۱۹۷۳ء تک اِسے کیا اٹکانا، اُن کا کہنا یہ ہے کہ کتاب اگست تک انشااللہ آ جائے گی، اِس کی اشاعت پر آپ کے بعض علمی مقاصد کی تکمیل موقوف ہے، یہ خوشی کی بات ہے۔ خاں صاحب کا خط بھی آپ کو مل چکا ہوگا۔ بہر حال آپ مطمئن رہیے۔ میں خاں صاحب سے ملتا رہوں گا۔

ہم مقالے حیدر آباد بھجوا چکے، ڈاکٹر صاحب کا خط بھی رسید کے طور پر آ گیا کہ مقالے اُنہوں نے کنٹرولر کو بھجوا دیے وہاں سے وہ ممتحوں کے پاس چلے جائیں تو وائیوا جلد کرانے کی کوشش کریں گے۔ ممتحوں کے بارے میں اُنہوں نے اس سے پہلے لکھا تھا کہ مجھے اندازہ ہے، آپ کے ممتحن کون مناسب ہوں گے۔

اَبھی مَعلوم ہوا کہ ''شمالی ہند کی منظوم داستانیں'' بالآخر انجمن سے چھپ کر شائع ہو گئی، مشفق خواجہ صاحب سے سَلام کہیے گا، یہ بھی سُنا گیا ہے کہ مُشفق خواجہ صاحب نے تذکروں پر سندھ یونیورسٹی کے لیے مقالہ پورا کر لیا ہے، آپ اس خوشی کی خبر کی توثیق کیجیے۔ زہرا اچھی ہیں، سب سے ماو جب۔

آپ کا
معین الرحمٰن

(۱۶)

اس پتے پر خط لکھیے:
اندرون احاطہ جیلانی ٹینٹ ہاؤس، راوی روڈ، لاہور
[وسط اگست ۱۹۷۲ء] ؁

برادر معظم، تسلیم

''تعبیر و تاویل'' کی بعض کاپیاں اچٹ گئی ہیں، اصل مسودے کی ضرورت ہے اس لیے آپ اس میں شامل تمام مضامین کے مسودے (مطبوعہ ٹائپ وغیرہ) بھجوا دیجیے تا کہ اس کے مطابق صحت کرالی جائے اور یا بعض اجزا کی نئی کتابت کرائی جائے۔ وقار صاحب تذکروں والی نئی کتاب پر ریڈیو سے تبصرہ کرنا چاہ رہے تھے لیکن یہ ابھی تیار نہیں ہو سکی اس لیے ''دریائے عشق.....'' پر تبصرہ کیا۔ اس کی نقل، آپ ملاحظے کے بعد مشفق خواجہ صاحب کو ''قومی زبان'' کے لیے دے دیجیے۔

پرسوں رات یہاں ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب سے ملاقات ہوئی۔ وہ ۵۔ اگست کو حیدر آباد سے چلے تھے اور متوقع تھے کہ ۷۔ اگست کو ہمارے مقالے ممتحن حضرات کے پاس روانہ کر دیے گئے ہوں گے۔ پینل میں چار چار ممتحن ڈاکٹر صاحب نے تجویز کیے ہیں۔ ان میں سے دو دو، وائس چانسلر منتخب کر لیں گے۔ آٹھ حضرات میں سے چھ کے نام ڈاکٹر صاحب کی زبان پر آئے تھے۔ یہاں سے عبادت صاحب، وقار صاحب، آپ کے ہاں سے لیث صاحب، اسلم فرخی صاحب، شاہ علی صاحب؛ پشاور سے طاہر فاروقی صاحب۔ دو اسما اور ہوں گے۔ ڈاکٹر صاحب فرما رہے تھے کہ مقالے روانہ ہو جائیں تو پھر وہ وائیوا تین ہفتے کے اندر اندر کرالیں گے۔ خدا کرے مقالے روانہ ہو چکے ہوں اور جلد حسبِ منشا انجام کو پہنچیں۔

یہاں ہمارا کالج سرکاری تحویل میں آ رہا ہے، اس سے پہلے نتیجہ آ جانا مفید تر ہوتا، اس کی تفصیل بھائی عزیز آپ کو زبانی بتائیں گے۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے اچانک یہاں آنے کے باعث کراچی کا پروگرام بصد افسوس منسوخ کرانا پڑا۔ یہ سطور اسٹیشن پر کھڑے کھڑے گھسیٹ رہا ہوں۔

فقط دعا خواہ
معین الرحمٰن

(۱۷)

شعبۂ اُردُو، ایف سی کالج، لاہور
۲۹ رنومبر ۱۹۷۲ء

برادرِ گرامی، تسلیم

پروفیسر حمید احمد خاں صاحب نے بڑی توجہ کی، پرنٹ آرڈر کا مجاز کر کے ایک صاحب کو برابر پریس بٹھائے رکھا، دفتری کو پابند کیا، جلد سازی کے لیے گلڈ سے فارم منگایا۔ یہ فارم مصنف بھی بھر سکتا ہے اور اس کی جانب سے کوئی اور بھی، خاں صاحب نے خود فارم پر کیا، گویا کتاب انعام کے لیے زیرِ غور لانے کے لیے تجویز ان کے نام سے ہے، یہ بھی درج کرنے کے قابل ہے کتاب میں!

کتاب، گلڈ کے مرکزی دفتر (کراچی) میں پہنچانا ہوتی ہے لیکن خاں صاحب نے اس کا انتظام کیا ہے کہ گلڈ کا مقامی (صوبائی) دفتر کتاب وصول کر لے اور مرکز کو بھجوائے۔ چنانچہ خدا کا شکر ہے کہ یہ تمام مراحل حد مقررہ میں طے پا گئے، مبارک ہو، یقین ہے کہ یہ معاملہ اسی طرح تا آخر حسب منشا آسان ہوتا جائے گا۔ دس نسخے جلد کرائے گئے ہیں، آپ دیکھیں گے تو خوش ہوں گے اب تک کی آپ کی سب ہی کتابوں سے یہ خوب صورتی میں نکلتی ہوئی ہے۔

ڈاکٹر عبادت صاحب سے آج پھر بات ہوئی ہے۔ وہ آپ کے وی سی کو لکھ چکے ہیں کہ آپ کو ڈیلی گیٹ کے طور پر بھیجیں۔ کراچی سے ڈاکٹر ریاض الحسن صاحب نے عبادت صاحب سے پانچ کنسیشن فارم منگائے ہیں۔ عبادت صاحب کا اندازہ ہے یہ پانچ نام ہوں گے: ڈاکٹر ریاض الحسن، ڈاکٹر لیث، ڈاکٹر عابدی (فارسی) ڈاکٹر یوسف (عربی) اور آپ (ڈاکٹر فرمان): آپ کو اگر یونیورسٹی نے ابھی تک نامزد نہیں کیا تو اپنے وی سی صاحب سے اس بارے میں بات کیجیے بصورت دیگر بھی عبادت صاحب کا کہنا یہ ہے کہ آپ آنے کے لیے بہر طور تیار رہیے۔ یونیورسٹی نے انتظام نہ کیا تو پی آئی اے کا ٹکٹ بھیج کر آپ کو بلوا لیا جائے گا۔

مقالہ، اپنی سہولت کے پیش نظر چاہے جس موضوع پر بھی لکھ لیجیے۔ جم کر لکھنے کا موقع نہ ہو تو اورینٹل کالج کے بارے میں مجموعی تاثر ہی (دو تین صفحے) لکھ لائیے ___ اس ادارے کی اردو خدمات (علمی، تحقیقی، تدریسی) وغیرہ وغیرہ اس ادارے سے وابستہ اصحاب کی علمی وجاہت اور ان کے کارنامے۔۔۔۔

اظہار صاحب سے بات ہوئی ہے۔ وہ کہتے یہ ہیں کہ کاغذ کی قیمتِ خرید (ڈیڑھ ہزار) یا کاغذ کا انتظام کر دیا جائے تو وہ دسمبر میں کتاب چھاپ دیں گے اور جنوری کے آخر تک رقم کی واپسی کا انتظام کر سکیں گے۔ ان کے حالات بالفعل واقعی ایسے ہیں کہ انہیں یہ بات کہنا پڑی۔ پریس میں دو بار چوری ہو چکی ہے، اب بالکل حال میں یہ سانحہ پیش آیا کہ مرکزی اردو بورڈ کا قریب ۴۸ رم کاغذ ان کے ہاں پریس میں رکھا ہوا تھا، نیچے سے اوپر اسے اندر ہی اندر دیمک چاٹ گئی اور پتہ اس وقت چلا، جب سارا نقصان ہو چکا، یوں بھی پریس میں کوئی کام نہیں۔ اردو بازار میں اب انہوں نے ایک نئی دکان لی ہے، اس میں بھی بہت کچھ لگ گیا ___ یہ سب کچھ اس لیے لکھنا پڑ رہا ہے کہ اگر زاہد صاحب کوئی صورت کاغذ کی کر سکیں تو اسی ہفتے کچھ کر ہی ڈالیں تا کہ پھر دسمبر میں کتاب جلد کے ساتھ ہاتھ میں آ جائے۔

یونیورسٹی میں آپ کے ہاں نئے انتظام کا شعبے کے روز و شب پر کیا اثر پڑا ہے؟ ''جسارت'' میں پڑھا تھا کہ شاہ علی صاحب نے چارج لے لیا، ڈی لٹ والے منصوبے پر اس انتظام کا تو کوئی نامناسب اثر پڑنے کا امکان نہیں؟

گھر میں سب سے ماوجب، ندرت اب ٹھیک ہیں، عظمیٰ کو بہت بہت دعائیں اور پیار بطور خاص۔

معین الرحمٰن

(۱۸)

شُعبہء اُردُو، ایف سی کالج، لاہور

۲۳ رمئی ۱۹۷۳ء

برادرِ گرامی، تسلیم

داؤد انعام والی بات معلوم ہوئی، دلی مُبارک باد قبول کیجیے، رات اس کی تفصیلات وقار عظیم صاحب کی زبانی معلوم

ہوئیں، اسی کا انتظار تھا (یہاں مقامی اخبارات میں یہ خبر نہیں آئی) شعبہ میں تقریب بھی بہت موقع سے ہوئی، اس میں وی سی صاحب بھی آئے، غرض کہ بہت سی خوشیاں ایک ساتھ آئیں، غرض یہ کہ کتاب بڑی بھاگوان ہے۔ ڈی لٹ والی بات بھی خُدا کرے گا اسی کے سرصدقے اَب جلد پوری ہوگی، انشااللہ۔ اُمید ہے حمید احمد خاں صاحب کو آپ نے تحسینی خط لکھ دیا ہوگا، انُہوں نے بڑی محبت اور شفقت اور توجہ فرمائی، انعام کے اعلان سے ''مجلس'' کی عزت افزائی بھی تو ہوئی __ سب سے زیادہ مُبارک باد کی مُستحق سچ پوچھیے تو بھابی ہیں جنہوں نے ایسی فضا اور ایسا ماحول آپ کو فراہم کر رکھا ہے جس کے بغیر لکھنے پڑھنے کا کام سرے سے ہو ہی نہیں سکتا ہماری طرف سے اُن کی خدمت میں مُبارک اور تہنیت۔

اَب ایک کام آپ یہ کیجیے کہ ''قاطع بُرہان'' (درفش) کا اُردو ترجمہ کر ڈالیے۔ یہ بڑا بنیادی کام ہو جائے گا اور غالبیات میں اس کا ہمیشہ حوالہ آئے گا اور اس کا احسان مندی سے ذکر ہوگا۔

مجھے فوری طور پر ''دستنبو'' (قلمی ترجمہ) مخزونہ کراچی یونیورسٹی لائبریری کے بارے میں ایک مُفصل نوٹ لکھ بھیجے۔ اس کی بے حد ضرورت ہے اور عجلت بھی ہے۔

نئی جگہ، اَسباب اور کتابیں ٹھیک سے لگ گئی ہوں گی اور اب سب اس جگہ سے کچھ کچھ یقین ہے مانوس بھی ہو چلے ہوں گے، سب سے ما وجب۔

ندرت، بالکل ٹھیک ہے، عظمیٰ اور کھلونوں کو یاد کرتی ہے۔

آپ کا

معین الرحمٰن

(پی۔ایس) اظہار صاحب سے مُلاقات ہوئی وہ کہتے ہیں کہ کئی بار خود گیا لڑکے کو اس کام پر مامور رکھا لیکن 'وہاں' سے ''کاغذ'' انہیں نہیں ملا نہ اَب توقّع ہے۔

(۱۹)

ڈاکٹر ایس معین الرحمن

ایم اے، پی ایچ۔ڈی، پی۔ای۔ایس۔آئی (ایس آر)

پروفیسر اور ہیڈ: ڈپارٹمنٹ آف اردو،

گورنمنٹ کالج لائل پور

۲۰رجنوری ۱۹۷۴ء

برادرِ مکرّم، تسلیم

اقبال صاحب کے حوالے سے آپ کا مُبارک باد کا خط آیا، مجھے یقین تھا کہ اس واقعے سے جن بہت کم احباب کو حقیقتاً خوشی ہوگی، اُن میں آپ سرِاوّل ہوں گے اور یہی ہوا، میرے اطلاع دینے سے پہلے ہی آپ کے کلماتِ محبت نے مجھے مُفتخر کیا!

میں، ۱۷رجنوری سے نئی ذمہ داری پر لائل پور آ گیا ہوں، اورینٹل کالج کے بعد، یہ پنجاب کا سب سے بڑا اور پُرانا کالج ہے جہاں ایم۔اے اُردو کی کلاسز ہیں۔ زہرا ابھی لاہور ہیں۔ محکمے نے یہ ''فراخدلانہ'' پیش کش کی تھی کہ ان کا بھی لائل پور،

اسلامیہ کالج خواتین میں تبادلہ کر دیں، مَیں یہ چاہتا ہوں کہ خود میرے کسی طور لاہور لوٹ جانے کی صورت پیدا ہو، اس صورت میں زہرا کے تبادلے کی کوئی تُک نہیں، مَیں نے اپنی سی بہت کوشش کی کہ لاہور نہ چھوڑنا پڑے لیکن اندازہ ہوا کہ لائل پور ایک بار حاضری دینا بہر حال ضروری ہے۔ بھائی عزیز یہاں ہوتے تو بڑی مدد ملتی۔ ادھر وہ بہت دن سے آئے بھی نہیں۔

لائل پور، لاہور سے دو گھنٹے کے فاصلے پر ہے، ابھی تو ہر روز کا آنا جانا ہے، اس ہفتے غالباً ایسی صورت ہو جائے گی کہ مَیں لائل پور رہوں اور روز روز کے سفر سے نجات پاؤں۔ آپ کالج کے پتے پر خط لکھیے، لاہور گھر کا پتہ یہی رہے گا:

آئی رائیس جیلانی ٹینٹ ہاؤس، ۱۴۶، راوی روڈ، لاہور

آج احسان صاحب سے بات ہوئی۔ ''قمر زمانی بیگم'' پریس کو چلی گئی ہے۔ اس لیے اب اس کے چھپ جانے میں کچھ دیر نہیں ہونی چاہیے۔ ٹائٹل کے لیے آرٹسٹ اسلم کمال سے رابطہ قائم کیا ہے۔ نذر سنز کے شفیق صاحب سے بھی بات ہوئی ہے۔ مضامین کی کتابت ہو رہی ہے۔ گھر میں سب سے ماوجب۔

دُعاؤں کا طالب
معین الرحمٰن

(۲۰)

ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن
پروفیسر و صدر شعبۂ اُردُو، گورنمنٹ کالج، لائل پور
۹ / مارچ ۱۹۷۵ء

برادرِ مکرّم، تسلیم

دیوان غالب کے دیباچے پر آپ نے توجہ فرمائی، بے حد ممنون ہوں۔ ''نگار'' کے دو پرچے بھی ملے ''باغ و بہار'' اور ''انقلابِ ستاون'' پر تبصرے بھی نظر سے گزرے، آپ کی کس کس عنایت کا ذکر کیا جائے۔

''قمر زمانی بیگم'' کی قیمت غالباً سات روپے تجویز ہوئی ہے اور دس فیصد رائیلٹی کے حساب سے ایک ایڈیشن کے سات سو روپے ہوئے، دو سو کی قسط غالباً آپ لے چکے، اَب پانسو کا مزید چیک ملفوف ہے۔ احسان صاحب اور نیاز صاحب میں فاصلہ بہت بڑھتا جا رہا ہے، وہ نہیں چاہتے کہ یہ کتاب نیاز صاحب اُٹھائیں، اِس لیے شاید علمی کتاب خانے والے اُسے نکالیں گے تفصیل احسان صاحب لکھیں گے، آپ سُن لیجیے گا!

مالک رام صاحب کی ایک نئی کتاب ''وہ صورتیں الٰہی'' (مکتبہ جامعہ لیمٹیڈ، دہلی فروری ۱۹۷۴ء) آئی ہے۔ اِس میں غالب، سائل دہلوی، نواب حبیب الرحمٰن صدر جنگ، پنڈت کیفی، سلیمان ندوی، غُلام رسول مہر وغیرہ پر شخصی مضامین ہیں۔ نیاز صاحب پر دو مضمون ہیں۔ ''نیاز اور نیاز مند'' (وہی ''نگار'' والا) اور ایک بعنوان ''نیاز فتح پوری'' __ اِس آخری مضمون میں ''قمر زمانی بیگم'' کا ذکر بھی آیا ہے (صفحہ ۲۱۴ تا ۲۱۷) __ اِن چار صفحات کا فوٹو اسٹیٹ آپ کی دل چسپی کے لیے بھیج رہا ہوں __ ''قمر زمانی بیگم'' کا ایک ہی نُسخہ میرے پاس ہے، یہ آج کی ڈاک سے مالک رام کو بھیجتا ہوں __

نعتیہ شاعری پر آپ کی کتاب کی سُنا ہے جلد بندی ہو رہی ہے، گویا آئی، __ اُمید ہے آپ مع اہل خانہ ہر طرح

خیریت سے ہوں گے، سب سے ماوجب۔

معین الرحمٰن

(پی ایس) ہندوستان سے دس بارہ چیزیں آچکی ہیں (زیادہ تر غالب سے متعلق) ان کے منجملہ آل احمد سرور صاحب کا مجموعہ مضامین (تازہ) ''مسرت سے بصیرت تک'' بھی ہے۔ اِس میں تیرہ مضامین ہیں، چار غالب پر بقیہ: میر، آتش، حسرت، اقبال ،جگر، مجاز، فیض اور دو عنوان یہ ہیں: ''لکھنو اور اُردو ادب'' __ ''نئی اُردو شاعری'' کتاب کا نام رابرٹ فراسٹ کے اس قول سے ماخوذ ہے: "Poetry begins in delight, ends in wisdom" Robert frost

(۲۱)

۱۳۸۔ جناح کالونی، فیصل آباد

۲۲/اگست ۱۹۷۸ء

یہ سال ایسا چڑھا ہے کہ فرائض کا احساس ہوتے ہوئے بھی توفیق سے محرومی گویا مُقدر ہوگئی۔ فروری کے اواخر میں ہم چھوٹی بہن کی تقریب سے فارغ ہو کر لاہور آئے تو زہرا کے بطور اسسٹنٹ پروفیسر پبلک سروس کمیشن سے سیلیکشن اور تقرری کی خبر آ گئی۔ اسلامیہ کالج برائے خواتین، لاہور سے نکالا ملا اور بہاول پور ڈویژن کے مضافات کے احکام آ گئے (حالانکہ ڈومیسائل لاہور کا ہے اور مزید یہ کہ پورے پنجاب میں اُردو کے لیے خواتین کی جو جگہیں تھیں اُن کے لیے کمیشن نے جو میرٹ بنایا اُس کے مُطابق زہرا کا پہلا نمبر ہے) بڑا وقت اور بے حد توانائی بہاول پور ڈویژن کینسل کرانے میں ضائع ہوئی، لاہور خاص تو کیا، لاہور ڈویژن بھی نہ ملا تو ہم نے فیصل آباد کے لیے اصرار کیا، بہ صد مشکل اور احسان، تقرری کے لیے سرگودھا ڈویژن مل گیا۔ سرگودھا ڈویژن کے ڈائریکٹر تعلیمات (رفیع اللہ خاں) کی صوابدید پر معاملہ چھوڑ دیا گیا۔ اُنہوں نے عذر اور معذرت اور وعدے وعید کے بعد ہمیں اس کے لیے مجبور کر دیا کہ ہم لاہور چھوڑ کر فیصل آباد سے تیس میل دور جڑانوالہ گرلز کالج کو قبول کر لیں۔

ہم نے لاہور کی سکونت ترک کی، فیصل آباد میں مکان لیا، مکان بھی کئی لینے اور بدلنے پڑے اور اب بالآخر جناح کالونی (مندرجہ بالا) میں ٹک گئے ہیں۔ یہاں آ کر بچوں کے لیے مناسب اسکولوں میں داخلے کے سخت مراحل سے بھی نئے سرے سے گزرنا پڑا۔ ۱۱/اپریل کو جڑانوالہ join کیا، فیصل آباد سے جڑانوالہ ٹرین کا راستہ نہیں ہے، صرف بس روٹ ہے، سڑک اس قدر خطرناک اور شکستہ ہے کہ کراچی میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا__ زہرا گھر سے کالج اور کالج سے گھر تک ہر روز قریب پچپن میل کا سفر کرتی ہیں۔ بیس روپے سفر خرچ۔ کالج میں ایک گھنٹہ قیام تو سفر میں چار گھنٹے سے زیادہ وقت لگتا ہے۔

ڈائریکٹر صاحب کا وعدہ یہ تھا کہ جڑانوالہ join کر لیجیے، پھر مئی ۳۰۔ اپریل کے فوراً بعد لائل پور (فیصل آباد) کا تبادلہ کر دوں گا، پھر کہا گرمی کی چھٹیوں (۱۵ جون) سے پہلے۔ اب گرمی کی چھٹیاں بھی (۹ ستمبر کو) ختم ہو رہی ہیں اور معاملہ وہیں کا وہیں __ اس سارے عرصے میں یہی معاملہ ایسا مستولی رہا کہ لکھنا پڑھنا تو کیا ہوتا، خط لکھنے تک کی توفیق نہ ہوئی۔ دفتر کے چکرّوں کی ذلّت بھی اُٹھانا پڑی اور نامعقولوں سے مذاکرات کی اذیّت بھی، غرض فروری تا ایں دم ایسی بے سکونی، غیر یقینی اور بے چینی اور کوفت میں وقت گزرا ہے کہ جی ہی جانتا ہے۔

جڑانوالہ میں اسسٹنٹ پروفیسر کی ''ترقی'' اس یقین دہانی پر قبول کر لی تھی کہ یہ کچھ دن کا معاملہ ہے __ ہم دونوں

کے اعصاب اب مزید بوجھ اور بھاگ دوڑ کے مُتحمل نہیں جڑانوالہ کا قصہ بدستور رہا تو ملازمت کو سلام یا کم از کم long leave تو ضرور ہی! دُعا کیجیے اِس تذبذب اور عذاب سے نجات ملے___ اِس درمیان میں اتفاق سے متقین صاحب کراچی سے آنکلے تھے، انہیں یہ سارے معاملات آپ تک اور متین بھائی تک پہنچا دینے کی تاکید کردی تھی۔

۹رستمبر سے ہمارے ہاں چوتھا سمیسٹر شروع ہو رہا ہے، مجھے ایک نیا کورس پہلی بار لینا ہے ''تحقیق کا فن، اس کے مبادیات اور مقتضیات''۔ اِس سلسلے میں جو مواد آپ کے پاس ہو از راہِ کرم مجھے بھیج دیجیے، مَیں اپنی ضرورت کے مطابق ان کے فوٹو اسٹیٹ وغیرہ لے کر چیزیں واپس کروں گا___ خلیق انجم صاحب کی کتاب ''متنی تحقیق'' (؟) اور کچھ کتابیں، مضامین وغیرہ جو بھی میسّر آجائیں۔ لیکن اس طرح کہ مجھے ستمبر کے پہلے ہفتے تک ضرور پہنچ جائیں۔ ''اُردو شاعری میں ہیت کے تجربے'' (عُنوان چشتی) آپ دیکھ چکے ہوں گے ''سمیسٹر بازی'' کے سلسلے میں ایک رفیق کار کو ضرورت ہے۔ یہ بھی بھجوا دیجیے۔

شفیق صاحب (نذرسنز پبلشرز) ٹھیک ہیں۔ آپ کے مداح اور خیر طلب، نیاز صاحب (سنگ میل) کو شکایات ہو گئی ہیں۔ نوید صاحب (تاج بک ڈپو) بڑی باقاعدگی سے روزے رکھ رہے ہیں آپ کو بہت یاد کرتے ہیں۔ احسان صاحب اور مسّرت جبیں میں بھی بالآخر علاحدگی ہوگئی، یہ اسی جولائی کا سانحہ ہے___ اور سب بخیر اور بدستور۔ نُدرت، وقار وغیرہ سب ٹھیک ہیں۔ زہرا کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی، رمضان سے پہلے ایک ہفتے کے لیے ہم نے یہاں سے اُکتا کر کراچی آنے کا بڑا پکا پروگرام بنایا تھا مگر رہ گیا!

''اقبال۔ سب کے لیے'' بے حد پسند آئی، مبارک ہو، انتساب خصوصیت سے بہت ہی اچھا لگا۔ اور ہاں، ایک سلسلہ جس کے بارے میں ہم دونوں اکثر سوچتے اور باہم تذکرہ کرتے رہتے ہیں عزیزہ ملکہ اور ابرار صاحب کے معاملات میں ''پیش رفت'' سے ہے۔ نسبت دیر گئے ہو چکی، اب کسی بہتر اور اچھے سے اِس خوشی اور ذمہ داری سے سُرخرو ہوا جائے، خُدا بہتری فرمائے اور شادکام رکھے۔ گھر میں سب سے واجب، زہرا سے مضمون واحد۔

معین الرحمٰن

(۲۲)

سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور

۲۶رفروری ۱۹۷۹ء

برادرِ گرامی، تسلیم

ماجد کے سانحے کی مجھے متین بھائی سے اطلاع ملی تھی، دوبار میں نے آپ کو فون کیا، گھر میں بات بھی ہوئی، آپ گھر نہیں تھے، عزیز بھائی سے تفصیل سے بات ہوئی اور دل گرفتہ ہوا، آپ کے خط سے آپ کی کیفیت کا مزید اندازہ ہوا اور بار دِگر افسردہ و دل گیر کر گیا، مگر صبر۔

کل لاہور آنا ہوا، ظاہر ہے نیاز صاحب بھی آپ کی کیفیت سے بے خبر تھے، کچھ دن ہوئے اعجاز کی نسبت ہوئی اس کی اطلاع آپ کو دینا چاہتے تھے، آپ کی صورتِ حال مُجھ سے سُن کر وہ بھی مغموم ہو گئے___ یہاں بڑی اُلجھنوں میں ہیں ورنہ وہ آتے، اب اس خط کو ان ہی کی جانب سے سمجھیے___

بھائی عزیز کی کتاب کی آج ہی ''ڈمی'' آئی ہے، اسے دیکھ کر طبیعت بشاش ہوئی اس کا سرورق بن رہا ہے، پھر کتاب آپ کی نذر ہوگی__ سرِدست کتاب کی ڈمی (جو بمنزلہ ء کتاب ہی ہے) پیش خدمت ہے، آپ اور بھائی عزیز اسے دیکھیں گے اور اس کی ''سیر'' کریں گے تو یہاں بیٹھے مَیں تصور کر سکتا ہوں کہ کس درجہ خوش ہوں گے اور ولولہ ء تازہ پائیں گے۔ عزیز بھائی کی خدمت میں مضمون واحد__ اَب اگلے ایڈیشن کے لیے بھائی عزیز اسے بنیاد بنائیں اور تفصیلی کتابیات بڑھا دیں (''کتابیات'' اگر اس ایڈیشن کے لیے عزیز بھائی چاہیں تو ''انڈکس'' کے بعد اسی میں بغیر کسی خلل کے اضافہ ہو سکتا ہے ، دیباچے میں اس کی طرف اشارہ ہے)۔ نیز ضروری اضافے (تیسرے حصّے میں)۔
احسان صاحب سے فون پر بات ہوئی ہے، ابھی ملاقات نہیں ہوئی۔ ملاقات ہو جائے تو پھر تفصیل لکھوں گا۔ گھر میں سب سے ماوجب۔

معین الرحمٰن

مزید: بھائی عزیز سے کتاب A History of pakistan(past + present) کے حقوق اشاعت کی تحریر، التوا میں پڑی ہے، آج کل میں اِس کا موقع پیدا کر کے یہ کام بھی کر ڈالیے اور نیاز صاحب کو بھیج دیجیے۔

(۲۳)

شعبۂ اُردو،
گورنمنٹ کالج فیصل آباد
۸/نومبر ۱۹۸۰ء

برادرِ گرامی، تسلیم

آپ کا خط اور آج کی ڈاک سے ''معاصر'' کا قاضی عبدالودود نمبر اور ''نگار'' کے تازہ شمارہ کے پانچ نسخے ملے، ریاض احمد ریاض/انور محمود خالد/ریاض مجید صاحبان کے لیے الگ کر لیے ہیں، پرسوں انہیں پہنچ جائیں گے۔
حجاب امتیاز علی کا سالِ ولادت ماہنامہ ''کتاب'' لاہور اپریل ۱۹۷۶ء ص ۵۸ پر ''۱۹۳۲ء'' درج ہے جو صریحاً غلط ہے۔ ''انارکلی'' کا پہلا ایڈیشن ۱۹۳۲ء میں چھپا (لکھے جانے کے دس برس بعد)__ پہلے ایڈیشن کا انتساب ''حجاب اسمٰعیل کے نام'' ہے۔ اس پر تاج صاحب نے ''دسمبر ۱۹۳۱ء'' کی تاریخ درج کی ہے۔ رسالہ ''کتاب'' (مذکورہ) میں ''مُصنفین کی ڈائریکٹری'' دی گئی ہے، اس کے مطابق کتابوں کے نام:

اندھیرا خواب (ناول)	ڈاکٹر گار کے افسانے
ظالم محبت (ناول)	صنوبر کے سائے (افسانے)
ننھی بیبیاں (ترجمہ الکاٹ)	میری ناتمام محبت (افسانے)
بہاروں میں (ڈرامے)	وہ بہاریں یہ خزاں (افسانے)
موم بتی کے سامنے (جنگ ۱۹۶۵ء)	

ایبٹ روڈ (لاہور) والا مکان فروخت کر دیا ہے، اب ان کا پتا یہ ہے: [۲۷۔ شوکت حیات کالونی، لاہور]

نیاز صاحب پر آپ کی کتاب بھائی خالد صاحب کے ہاں کس منزل میں ہے؟ اُدھر جانا ہو تو میرا اسلام کہیے گا۔

گھر میں سب سے ماوجب،

معین الرحمٰن

(پی۔ایس) محمد حسین آزاد (فرخی) جلد دوم مل گئی ہے، اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔

سعادت یار خان رنگین پر ڈاکٹر صابر علی خاں مرحوم کی کتاب (مطبوعہ انجمن) اور تاریخ زبان اُردو (ڈاکٹر مسعود حسن خاں) اگر مل جائیں (قیمتاً بھی) __ آج دو پہر سے اب نصف شب ہوا چاہتی ہے ''معاصر'' کے آپ کے ہدیے میں گم ہوں، اللہ آپ کو خوش رکھے، بے حد و بغایت شکریہ۔

(۲۴)

شعبۂ اُردو، گورنمنٹ کالج، لاہور

پتا: ۴۳۴۔ جناح کالونی، فیصل آباد (گھر) فون: ۲۴۳۴۱

پتا: (نذر سنز، شفیق صاحب)، پوسٹ بکس نمبر ۲۴۰، لاہور، فون نمبر ۶۸۷۵۵

۲۶ رفروری ۱۹۸۱ء

برادرِ گرامی، تسلیم

یہ خط ایک سے زیادہ (اچھی) اطلاعات پر مبنی ہے (تفصیل پھر)، اس مضمون کا یہ پہلا خط ہے جو ظاہر ہے کہ آپ کے نام ہے:

۱۔ کل ۲۵۔فروری ۱۹۸۱ء بعد دو پہر سے مَیں نے اپنی اُسی حیثیت میں جو فیصل آباد میں تھی (پروفیسر و صدر شعبہ اُردو)، گورنمنٹ کالج، لاہور میں ذمہ داری سنبھال لی ہے (اس اضافی فرق کے ساتھ کہ یہاں شعبہ پنجابی بھی شُعبہ اُردو ہی کے ساتھ مُنسلک ہے!) __ بھائی عزیز کو بھی آپ فون پر یا جیسے زیادہ آسان ہو اطلاع دے دیجیے تو ممنون ہوں گا۔

۲۔ آپ کے ہاں کی پروفیسر شپ کے معاملے سے کوئی مہینا بھر سے میرا کچھ ربط ضبط تھا، پچھلے ہفتے رپورٹ چلی گئی، بے حد مسرت ہوئی، مبارک ہو، __ ''ایسوسی ایٹ'' کے ضمن میں ڈاکٹر صدر (بمقابلہ جمیل اختر) کی سفارش گئی ہے (نساخ پر جن کی کتاب کا تاحال منتظر ہوں، ڈاکٹر قمقام کی کتاب بھی آپ بھیجنے والے تھے!!)

اب زہرا کے تبادلے کا مرحلہ / مسئلہ درپیش ہے، اس کے بعد لاہور اسباب سمیت منتقلی ممکن ہو گی، تب تک صبح شام کا آنا جانا لگا رہے گا۔ لاہور سے فیصل آباد اڑھائی تین گھنٹے کا ایک طرف کا سفر ہے۔ گھر میں سب سے ماوجب،

معین الرحمٰن

(پی۔ایس) ایوب قادری صاحب ہندوستان سے واپس آ گئے ہوں گے۔ ایک مقالے کے وایوا (پی ایچ ڈی) کے لیے انہیں لاہور جانا ہے۔ آپ، وہ کسی فون پر مل سکتے ہوں تو، اُن سے بتاکید کہہ دیجیے کہ وہ ضرور وقت نکال لیں اور بہت جلدی کا کوئی وقت دے دیں __ انہیں براہ راست بھی لکھ رہا ہوں۔

(۲۵)

شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج لاہور

۵/مئی ۱۹۸۱ء

برادرِ گرامی، تسلیم

یکم مئی کا خط کل ملا، وحید قریشی صاحب سے آج ملاقات نہیں ہوئی، عبید اللہ صاحب کو آپ کے پروگرام کی اطلاع دے دی ہے وہ قریشی صاحب سے آج ہی بات کر لیں گے، بہر حال ۱۶۔ مئی (۱۱ بجے دن) کا پروگرام حتمی سمجھیے اور جمعے ہی کو آجایئے تو زیادہ اطمینان سے یونیورسٹی پہنچا جا سکتا ہے۔

''نذر سنز'' پر شفیق صاحب کو 67855 نمبر پر فلائٹ کی تفصیل اور تاریخ بتا دیجیے گا تو ہم ایئر پورٹ پہنچ جائیں گے۔ یہ اطلاع نہ دی جا سکے۔۔۔ تو رکشہ بآسانی گھر پہنچا دے گا، گھر کا مفصل پتہ یہ ہے: [مکان نمبر ۶، گلی نمبر ۶، عقب ریواز گارڈن، راج گڑھ روڈ: لاہور] ہم سب بہت شوق سے آپ کے منتظر رہیں گے۔

صمد صاحب سے اچھی ملاقات رہی، ۲۹۔ کو کتابوں کے بہت سے بوجھ کے ساتھ وہ تشریف لے گئے پندرہ بیس کتابیں / رسالے میں نے ہمراہ کر دیے تھے، خوش رہے، خوش گئے ابھی خیریت سے پہنچنے کی اطلاع نہیں آئی۔ ''کلیاتِ اقبال'' کا نسخہ ان کی اور آپ کی محبت کی کہانی ہمیشہ کہے گا۔

رسائل کا پارسل مل گیا تھا، مظفر عباس نے ہر جگہ بحفاظت پرچہ پہنچا دیا بعض چیزیں بھی فراہم ہو گئی ہیں۔ لنڈا بی بی آئی تھیں، آپ سے ملاقات کے حوالے سے پرچے کے لیے اشتیاق ظاہر کر رہی تھیں میں نے وعدہ کر لیا ہے، ان کے لیے پرچہ لیتے آیئے گا یا انہیں براہ راست ڈاک سے بھجوا دیجیے گا: میرے لیے شہر آشوب (قمقام)، نساخ (صدر)، سعادت یار خاں رنگیں (صابر علی خاں)، کوئی اور کتاب جس پر پی ایچ ڈی ملا ہو!!؟

وقار احمد رضوی صاحب کے پاس میری ایک کتاب ''جدید غزل'' (نشاط شاہد) باقی رہ گئی ہے، ان سے ملاقات ہو جائے اور کتاب وہ دیکھ چکے ہوں تو ہمراہ لیتے آیئے گا، ان کی ہندی کتابوں کا سیٹ بھی درکار ہے، انہوں نے لکھا تھا کہ یہ قیمتاً یونیورسٹی سیلز ڈپو سے مل جائیں گی۔

گھر میں سب سے ماو جب۔ معین الرحمٰن

(۲۶)

۶/۶ پریم نگر، راج گڑھ روڈ، لاہور، رہائش فون نمبر: ۶۲۸۵۷

۸/جون ۱۹۸۱ء

فرمان بھائی، آداب

آپ کا دوسرا خط بھی ملا۔ ''لطیف آبگینے'' کا تعارف پہنچا، مظفر عباس صاحب نے بھی کل دیباچہ دے دیا ہے، آج میں نے دونوں چیزیں نوید صاحب کو پہنچائی ہیں کہ دونوں دیباچوں کی فوری کتابت کرا لیں، غلطیاں لگوا لیں اور پھر ساری کتابت شدہ کاپیاں اور اصل مسودہ آپ کو بصیغہ رجسٹری اس طرح بھیج دیں کہ یہ سب چیزیں ۱۸۔ جون سے پہلے آپ تک پہنچ جائیں۔

وقار کو بخار آپ کے سامنے ہی تھا، بعد میں خاصی پیچیدگی ہوگئی، ایک صبح بڑی خستہ حالت میں میو ہسپتال، ایمرجنسی میں لے جانا پڑا، بہت پریشانی رہی، اب بہتر ہے لیکن اسکول سے برابر چھٹی ہے، پھر ۳۰ مئی کو ناجیہ کو یہی شکایت ہوگئی، غرض بڑی آزمائش ہے۔ ۱۶ سے گرمی کی چھٹیاں ہوں گی، فیصل آباد کا سفر بدستور ہے۔

زہرا آج وقار اور ناجیہ دونوں کو ساتھ لے کر فیصل آباد گئی ہیں، جمعرات (۱۱۔ جون) کو واپسی ہوگی۔

آپ ۱۲ر جون کو کوئٹہ جانے والے تھے، فروری، میں لاہور آیا تھا، جب ہی سے دوسرے تبادلے کے لیے محکمے کو کہہ سن رہا ہوں۔ اس عرصے میں لاہور کالج برائے خواتین لاہور میں اسسٹنٹ پروفیسر (NPS-18) کی ایک جگہ پیدا ہوئی، ایک جگہ باغبانپورہ گرلز کالج، لاہور میں خالی ہوئی۔ لیکن ''دفتریت'' کی اپنی رفتار ہے، ہزار حق اور استحقاق کے باوجود جب تک اوپر سے مؤثر پیروی نہ ہو، نتیجہ صفر۔

اس وقت بھی کوئن میری کالج، لاہور میں پروفیسر (NPS-19) کی دو جگہیں اور گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فارومن لاہور میں پروفیسر کی ایک جگہ خالی ہے ___ پروفیسر کی ان تین خالی جگہوں میں سے کسی ایک پر اپنی تنخواہ/اسکیل پر، اسسٹنٹ پروفیسر کا تبادلہ بالکل ممکن ہے لیکن نہ کرنے کے ہزار بہانے ___ with post بھی فیصل آباد سے لاہور کے کسی گرلز کالج میں با آسانی تبادلہ کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ ہمدردانہ نقطۂ نظر ہو اور کام کرنا یا کسی کی مدد کرنا مقصود ___

فروری کے بعد سے ابھی تک میں نے تنخواہ کی صورت نہیں دیکھی (یہ اے جی کے دفتر وغیرہ کا عام معمول ہے تبادلے پر!) اس ''عالم غربت'' میں بھی اگر آپ ایک فیصد بھی ضروری سمجھیں کہ میں بھی آپ کے ساتھ کوئٹہ چلوں تو مطلع کیجیے میں تیار رہوں گا ___ گھر کا فون نمبر اوپر درج ہے۔

استحقاق اور میرٹ کا خلاصہ یہ کہ:

۱۔ ایم۔اے (اُردو) میں فرسٹ کلاس فرسٹ (طالبات میں) یونیورسٹی میں تیسری پوزیشن

۲۔ تدریسی تجربہ تیرہ برس سے متجاوز۔

۳۔ تین قابل ذکر علمی اور ادبی کتابوں کی تصنیف و تالیف کا امتیاز ___ جو پورے پنجاب کے محکمۂ تعلیم (شعبہ اُردو) میں خواتین کی حد تک واحد مثال ہے۔

۴۔ ڈومیسائل خاص لاہور کا، لاہور سے باہر پوسٹنگ کو چوتھا برس چل رہا ہے۔

۵۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن سے بطور اسسٹنٹ پروفیسر (اُردو) پورے پنجاب کی بنیاد پر سلیکشن ہوا، میرٹ نمبر ا پر (پھر بھی لاہور سے باہر پوسٹنگ ہوئی)

۶۔ محکمانہ قواعد کے مطابق بھی شوہر اور بیوی کو ایک جگہ پوسٹ ہونا چاہیے۔

غرض ••• کہنے کی ضرورت یہ ہے کہ ہماری علمی و ادبی اور خانگی زندگی کی معنویت اور طمانیت اور بچوں کی تعلیم و تربیت اور مناسب نگہداشت ___ اور منصبی فرائض کو یکسوئی سے بجالانے کا انحصار وغیرہ وغیرہ۔

متعلقہ کاغذ ملفوف ہیں، آپ کا جانا نہ ہو تو بلا تاخیر فون پر ضرور بات کر لیجیے کہ with post ٹرانسفر ہو جائے۔ فقط

معین الرحمٰن

(۲۷)

۶۔ پریم نگر، لاہور۔۲۵
۲۶/اکتوبر۱۹۸۲ء

برادرِ گرامی، تسلیم

''اُردو رباعی'' کے لیے عید بعد کا وعدہ تھا، پھر درمیان میں کئی منازل آئیں، اب مختصر یہ کہ کتاب چھپ گئی، چھپی ہوئی ڈمی میری نظر سے گزر گئی ہے (آپ کی شفقت نے سرشار کیا!) سرورق بھی بن چکا۔ بظاہر پوری اُمید یہ ہے کہ کتاب کے کچھ نُسخے مُحرم کی ان چھٹیوں کے بعد، جلد ساز سے مل جائیں گے اور اسی روز آپ کے پاس روانہ کر دیے جائیں گے۔

ادھر آج ہی ''سنگ میل'' پر آپ کی دوسری کتاب بھی تیار ہو کر آئی ہے۔ جی خوش ہوا:

" The present state of Indian politics-- speeches +letters"

Sir Syed Ahmad khan, Introdused by Dr. Farman Fathepuri 1982

نیاز صاحب نہیں تھے، اعجاز سے ملاقات ہوئی کتاب وہ آج کل میں بھیجنے والے تھے۔ کالج میگزین ''راوی'' کا محمد حسین آزاد نمبر نکالنے کی منظوری لی ہے۔ آزاد پر آپ کچھ جم کر لکھ دیجیے، شعبے کے اُستاد جعفر بلوچ صاحب اس کے لیے آپ کو الگ سے بھی لکھیں گے۔ اُمید ہے کہ آپ کی طبیعت ٹھیک ہو گئی ہوگی۔

گھر میں سب سے ماوجب

معین الرحمٰن

(پی۔ایس) ''ستمبر'' کے ''نگار'' میں آپ کے سفرنامے کے اجزا اور کامل القادری پر آپ کا نوٹ، اچھا تھا۔ اگلا پرچہ نیاز نمبر ہوگا، اس کے بعد کے پرچے کے لیے کچھ بھیجوں گا۔

(۲۸)

گورنمنٹ کالج، لاہور
۱۸/اکتوبر۱۹۸۳ء

برادرِ گرامی، تسلیم

اُمید ہے آپ ملتان سے ہوتے ہوئے بعافیت کراچی پہنچ کر مصروف ہوں گے ___ اِدھر شفیق صاحب ملتان گئے ہوئے تھے اب اُن سے ملاقات ہوئی ہے۔ ''تاویل و تعبیر'' کا پارسل اُنہیں مل گیا تھا، فون اُن کا خراب رہا، اب بھی تھا، وہ بھی آج کل میں رسید کا خط لکھیں گے۔

اب آپ کا اقبال کانگرس کے عنوان سے لاہور میں انتظار ہے نوید صاحب کو بھی بتا دیا ہے شفیق صاحب کو بھی۔

سجاد باقر رضوی صاحب نے کام ہر طرح مکمل کر لیا ہے۔ ٹائپ صرف ایک کاپی کرائی ہے باقی اس سے فوٹو اسٹیٹ کرائیں گے، اس کے سرورق پر بطور نگران لیث صاحب کا نام ثبت ہوگا؟ اور دوسری بات یہ کہ کتنی کاپیاں مقالے کی یونیورسٹی طلب کرتی ہے؟ فیس وغیرہ کے معاملات اور مطالبات کتنے ہیں اور کیوں کر یہ دفتری تقاضے پورے ہوں گے؟

ہم ایک روز فون پر بھی آپ سے بات کرنے کی فکر میں رہے، کامیابی نہ ہوئی۔ آپ ذرا سا وقت نکال کر ان باتوں کا جواب لکھ دیجیے۔ اُن کا سندھ یونیورسٹی سے رابطے والا معاملہ بے بنیاد ہے، معلوم نہیں کس نے کیوں یہ اُڑایا۔
گھر میں سب سے ماو جب

معین الرحمٰن

خط نمبر (۲۹)

گورنمنٹ کالج، لاہور

۲۶ ؍ جون ۱۹۸۴ء

برادرِ گرامی، تسلیم

اِسلام آباد سے آپ واپس آ چکے ہوں گے۔ داخلہ فارم مل گئے تھے، مقالے کی رپورٹ بھی، شکریہ۔

آج ۲۶۔ جون ہے، ۲۶۔ جنوری ۱۹۸۶ء تک ڈیڑھ برس بھی نہیں رہ گیا، ایک خیال مجھے آتا ہے۔ اس مناسبت سے اس موقع پر ایک ''ارمغان'' کیوں نہ ہو جائے:

میرے پاس نذرِ عرشی، نذرِ ذاکر، نذرِ عابد، نذرِ رحمٰن، نذرِ زیدی، نذرِ حمید احمد خاں، ارمغانِ علمی (مولوی محمد شفیع)، ارمغانِ مالک کے علاوہ ''ندیم نامہ'' اور ''محمد نقوش'' وغیرہ کی مثالیں ہیں۔

آپ سے جو تعلق ہے اُس میں کسی تکلف کو دخل نہیں۔ ''نذرِ فرمان'' کا خاکہ اور اس کے لیے مواد وغیرہ سب آپ کی استمداد کے بغیر تیار اور فراہم کرنا مشکل ہوگا۔ مضامین، کتابوں پر تبصرے، شخصی ذخیرۂ مکاتیب، آپ، جو کچھ آپ کے پاس محفوظ ہے مجھے بھیج دیجیے، رنگ آمیزی، ترتیب اور تشکیل میں جان مَیں لڑا دوں گا۔

اُردو رباعی: مجنوں، لیث، نیاز فتح پوری، حامد حسن قادری،
تدریس اردو: ڈاکٹر سید محمد یوسف، غلام مُصطفےٰ خاں، ڈاکٹر غلام سرور،
نعتیہ شاعری، شوق کی مثنویاں: عبداللہ قریشی،
دریائے عشق، بحرالمحبت: م۔ ع۔ سلام

۹ مہینے فراہمی مواد اور جمع و ترتیب کے ۹ ماہ کتابت اور اشاعت و طباعت کے لیے، جو مختصر یا مُفصل تحریریں موجود ہیں اُن کی فراہمی اور نشاندہی کے بعد دوسرا مرحلہ بطور خاص لکھوانے کا ہوگا مختلف حیثیات، موضوعات اور اس کے لیے لکھنے والوں کا تعیّن اور پھر ان سے درخواست اور تعاقب ___ آپ کی آمادگی اور رضامندی کا متمنی اور منتظر،

معین الرحمٰن

(پی۔ ایس) شروع میں سوانحی خاکہ ___ اور ''آپ بیتی'' (۶۰ برس پر ایک نظر: ادارے، شخصیات، واقعات اور کتابیں جنہوں نے متاثر کیا) ___ یہ خط عید کے پس و پیش ملے گا، گھر میں سب سے تہنیت اور دعائیں ___ اِس بار کراچی کا مختصر سا قیام ان معنی میں بالکل بے کیف اور ناکافی رہا کہ گھر میں کسی سے نہ مل سکا، نہ ان کے پاس بیٹھ سکا، یہ بڑی محرومی اور شرمندگی کی بات ہے۔

(۳۰)

شعبہ اُردو گورنمنٹ کالج، لاہور

۹/ مارچ ۱۹۸۵ء

برادر گرامی، تسلیم

آج سجاد باقر رضوی صاحب سے ملاقات ہوئی، آپ کی خیریت اور مصروفیت کا کسی قدر علم ہوا۔ ''ترقی اُردو بورڈ'' کی نئی ذمہ داری سے خوشی ہوئی، مبارک ہو۔ یہ آپ کے ذوق کا کام ہے اور شایان شان بھی، مرزا ظفر الحسن اور شبیر کاظمی صاحبان سے محرومی آپ کا تو ذاتی سا نقصان بھی ہے، کیسے باعمل اور باہمت بزرگ تھے۔

ادھر میں گھر کی تعمیر میں لگا ہوا ہوں، تیزی سے کام ہو رہا ہے، متوقع فتوحات میں کوئی خلل نہ پڑا اور لاج رہ گئی تو گرمی کی چھٹیوں میں ان شاءاللہ آپ کو افتتاحی قیام کی زحمت دیں گے، اس کے خیال ہی سے دلی مسرت ہے۔ دعا کیجیے یہ مشکل مرحلہ، چھیڑ لیا ہے تو، اب جلد کسی طور آسان ہو۔ دعاؤں کا طالب۔

معین الرحمٰن

(پی۔ ایس) کراچی سے ''ڈی لٹ'' کے لیے قواعد؟! انتظار ہے۔

(۳۱)

الوقار، ۵۰ لوئر مال، لاہور۔۱

۳۱/ مارچ ۱۹۸۶ء

برادرِ گرامی، سلام مسنون

لغت کی مجلدات چہارم، پنجم، ششم کا پشتارہ ملا، آج ''نیا پرانا ادب'' کا نسخہ بھی ڈاک سے پایا، شکریہ۔

اسلام آباد سے غالباً آپ واپس چلے گئے۔ لاہور سے ہو کر جانے کا عزم اور ارادہ روبہ انجام نہ ہو پایا، احسان صاحب کے ''ولیمے'' کی صورت رہ گئی، یہ آپ کے آنے پر منحصر تھی!۔ رپورٹ بھی پہنچ گئی۔

پنجاب یونیورسٹی نے بی۔اے (اُردو) ایلیکٹو کے لیے نیا نصاب تجویز کیا ہے جو تیس برس سے رائج نصاب کی جگہ لے گا، تین کتابیں تیار ہوئی ہیں، ''شعری ادب'' کو خواجہ محمد زکریا نے مرتب کیا ہے، ''افسانوی ادب'' سہیل احمد خاں مرتب کریں گے، ''نثری ادب'' (نان فکشنل پروز) کی ترتیب میرے سپرد ہوئی ہے۔ امسال ستمبر میں بی اے کی جو کلاس داخل ہوگی، اُسے یہ کتاب مل جانی چاہیے، ان دنوں اس کام میں بہت الجھا ہوا ہوں، ''نثری ادب'' کو شفیق صاحب چھاپیں گے (یونیورسٹی کی جانب سے)۔ ترتیب وطباعت کی مصروفیت ساری تعطیلات گرمالے گی، بہر حال ایک مفید کام ہو گیا ہے، یقین ہے کہ آپ کو پسند آئے گا۔ گھر میں سب سے ماوجب۔

والسلام
معین الرحمٰن

(۳۲)

مجلس اقبال
گورنمنٹ کالج لاہور
۱۱راپریل ۱۹۸۷ء

فرمان بھائی، آداب

پچھلی بار (۲۴رمارچ کو) آپ بھابی کے ہمراہ آرہے تھے، گھر میں سب بے حد پُر جوش تھے، ۲۵ کو میں نے شعبے میں آپ کی آمد کا اعلان کر دیا تھا (ہمارے ہاں ایم۔اے کی کلاسز کے اجرا کے بعد آپ پہلی بار آرہے تھے) ۲۴ کی دوپہر کو گھر پر اہتمامِ کھانا ہوا اور ۲۵ کی دوپہر شعبے میں کھانے کا اہتمام رہا، آپ کے نہ آنے سے رنگ پھیکا رہا، بہر حال۔ بیت اللہ اور دربارِ نبوی میں حاضری کے بعد، یہ لاہور میں آپ کی پہلی آمد تھی، اب ساڑھے نو بجے شب نوید صاحب نے اطلاع دی کہ آپ جمعرات کی صبح 'دائیوا' کے لیے آرہے ہیں۔ میں نے عبید اللہ صاحب کو تو اطلاع دے دی تھی لیکن نوید سے باہم گفتگو کے بعد ہم نے اپنا پہلے سے طے شدہ پروگرام منسوخ نہیں کیا۔ زہرا کی ایک کولیگ (اور اس سے قطع نظر انہیں بہت عزیز) کی والدہ کا انتقال ہو گیا تھا وہ فیصل آباد اور میں شفیق صاحب کی بے حد علیل والدہ کی عیادت کے لیے چنیوٹ جانے کا پروگرام بنائے ہوئے تھے۔ شفیق صاحب کی والدہ کی طبیعت ابھی ٹھیک نہیں وہ آٹھ دس روز سے چنیوٹ تھے، اسی پریشانی میں انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی ڈاکٹر جہانگیر کو تہران سے بلوایا تھا۔ ہم وہاں سے جمعے ہی کو واپس آگئے معلوم ہوا آپ علی الصبح کراچی کے لیے روانہ ہو چکے۔ آپ سے ملاقات رہ گئی جس کا افسوس ہے۔ بچوں کو فیصل آباد کی گلیوں سے شغف ہے، سال بھر سے فیصل آباد جانے کا پروگرام ٹل رہا تھا، اب جانا فرائض میں سے ہو گیا تھا ملتوی ہوتا تو بچوں کی طرف سے مزاحمت اور ردِ عمل، دونوں ناخوشگوار ہونے تھے۔

''فورٹ ولیم کالج'' پر کتاب کو آپ سے نسبت ہے۔ اسے تحسین کی نظر سے دیکھا گیا ہے، ٹی وی پر آپ کا پروگرام بھی بہت اچھا تھا، بے حد خوشی ہوئی۔ ایک بچی نے اسے، وڈیو پر محفوظ کر دیا ہے۔ دیال سنگھ ٹرسٹ کی فہرست مخطوطات کا بل ادا کر دیا ہے۔ رسید ملفوف ہے۔ گھر میں سب سے ماوجب۔

خیر طلب
معین الرحمٰن

(۳۳)

''الوقار'' ۵۰۔ لوئر مال، لاہور۔ ۱
۸۔ جولائی ۱۹۸۸ء

فرمان بھائی، آداب

میں نے اس اندازے سے کہ آپ واپس آچکے ہوں گے خط لکھا تھا، ملا ہوگا یا آنے پر ملے گا۔ پھر مشفق خواجہ صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ ابھی واپس نہیں آئے۔

اِدھر میں بڑی مشکل میں پڑ گیا ہوں۔ مجھے سیکرٹریٹ میں بلایا گیا تھا کہ ایڈیشنل ڈی پی آئی پنجاب کی ذمہ داری سنبھال

لوں (یا پھر اعلیٰ وثانوی بورڈ کا چیئرمین ہو جاؤں) میں نے شکر گزاری کا اظہار کیا اور بہ ادب عرض کیا کہ مجھے تدریس پر ہی مامور رہنے دیا جائے، کسی دوسری ذمہ داری پر میں شائد توقعات پر پورا نہ اتروں گا۔ کہا گیا کہ مزید غور کر لیجیے۔ میں نے پرنسپل صاحب سے بھی مشورہ کیا، لکھ بھیجا کہ ساری سینئر پوسٹس ایڈمنسٹریٹو ہی کیوں ہوں، مجھے تدریس پر رہتے ہوئے گریڈ ۲۰ کے لیے کلیر کیا جائے وغیرہ۔

اب اسی ہفتے آخری فیصلہ ہو رہا ہے۔ میں نے اپنے کیس اور کوائف کا خلاصہ بیگم ثاقبہ رحیم الدین کی خدمت میں بھیجا ہے، اس کی نقل آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ خدا کرے آپ بخیر واپس تشریف لا چکے ہوں۔ بیگم صاحبہ سے فوری کہلایئے یا کوئی بھی صورت لیکن فوراً کیجیے۔

احسان صاحب کے ہاں سے آپ کو فون کرنے کی کوشش بھی کی ہے۔

ایک ذرا تاخیر کی گنجائش نہیں۔

فقط: معین الرحمٰن

(۳۴)

فرمان بھائی، تسلیم،

کتابوں کی تحسین میں آپ کا نامۂ محبت اور مرحمت پایا، خدا آپ کو خوش رکھے۔ خود اپنے آپ پر رشک آیا کہ آپ کے سے خوش ہونے اور حوصلہ بڑھانے والے کا سایہ اور سہارا میسر ہے!

آج دوسرا خط بھی مل گیا، ''نقوش'' میں شامل نگارشات کا آپ نے نوٹس لیا، دل کشاد ہوا۔ بلوچستان یونیورسٹی میں تحقیق کی پیش رفت کے سلسلے میں میرا بڑا ماخذ شمیم احمد صاحب کی فراہم کردہ اطلاعات تھیں، یہ آپ نے بڑا کرم کیا کہ فاروق احمد صاحب کے سلسلے میں فروگذاشت کی طرف توجہ دلائی ___ میں نے اپنی کاپی میں ضروری تصحیح کر لی ہے، دوسری طباعت کی نوبت آئی تو یہ ترمیم کام آئے گی۔ بلوچستان کی اس تفصیل کا میں نے مسودہ مجتبیٰ حسین صاحب کو بھیجا تھا، درخواست یہ کی تھی کہ یہ دو تو صفحے ہیں ایک نظر ڈال کر ترمیم وغیرہ اسی پر کر دیں بصورت دیگر میں اسے کافی سمجھوں گا اور مضمون کو شامل کر لوں گا۔ اُن کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ میں نے خیال کیا کہ کوئی اضافہ / ترمیم مقصود نہیں اور اپنی حاصل کردہ معلومات کو شامل اشاعت کر لیا۔

آج مجتبیٰ صاحب کے سانحے کی خبر پڑھی بے حد دُکھ ہوا، خدا مغفرت فرمائے۔ رفیع الدین ہاشمی پچھلے ہفتے کراچی گئے ہوئے تھے، اقبال پر عربی کتاب کا حوالہ میں پہنچا دوں گا۔

ایک دوسری بات: رشید حسن خاں صاحب کا خط آیا ہے کہ وہ کسی بھی وقت / روز اچانک لاہور پہنچ سکتے ہیں، اُن کے لیے اُردو لغت کی جلد ہشتم (اور اگر نہم بھی آ گئی ہو تو وہ بھی) آپ سے منگا کر رکھوں (اُردو لغت جلد ششم اور ہفتم بھی رشید حسن خاں صاحب نے میرے پاس امانتاً رکھوائی ہوئی ہے) اس بار وہ یہ تینوں جلدیں اپنے ساتھ لے جائیں گے۔

''اُردو لغت'' کی جلد ہشتم (اور اگر اس کے بعد بھی کوئی جلد آ گئی تو وہ) مجھے بھی درکار ہے (رعایتی شرح پر) رشید حسن خاں صاحب کے نسخے کے ساتھ ڈاک سے گھر کے پتے پر بھجوا دیجیے۔ [۹]

دُعا کا طالب: معین الرحمٰن

۲۔ اپریل ۱۹۸۹ء

(۳۵)

۵/فروری ۱۹۹۰ء

فرمان بھائی، سلام شوق

آپ کے دو خط (ایک وقار کے لیے) آگے پیچھے ملے۔ پچھلا سارا برس میرا کالج کے ایک سو پچیسویں جشن سالگرہ کی نذر رہا۔ اور یہ سب کچھ ہوا اپنی صحت کی قیمت پر اور گھر کے سارے فرائض سے کوتاہی اور دوری کی تکلیف دہ حقیقت پر۔ ندرت نے انٹر کا امتحان دیا، وقار نے میٹرک کا، مجھے کچھ پتہ نہیں دوسری بچیوں نے بھی جیسے تیسے امتحان دیا اور میں ذرا بھی ان کی مدد نہ کر سکا نہ توجہ دے سکا۔ زہرا کی طبیعت اور صحت الگ خراب رہی اور رہوئی، سارا بوجھ گھر کا، باہر کا انہی پر رہا، غرض ۱۹۸۹ء کا سال بہت ہی مصروف گزرا اور بالکل تھکا گیا۔ زہرا مہینے بھر کی میڈیکل لیو پر ہیں اور میں معلوم نہیں کس طرح سے شام اور شام سے صبح کر رہا ہوں۔ بڑے پریشر زہیں۔

میری مختصر نویسی آپ کے لیے تکلیف دہ رہی، یہ تازہ ''حاصل غم'' ہے، پچھلے برس کی ساری جان کا ہی کا۔ ایں ہم اندر عاشقی!

آپ کا: معین الرحمٰن

(۳۶)

''الوقار'' ۵۰۔ لوئر مال، لاہور۔ ۴۵۰۰۰

فرمان بھائی، تسلیم

آپ کا محبت بھرا خط ملا، دل کشاد ہوا اور اس سے گہرا اطمینان کہ کتاب آپ کو پسند آئی ــــ احسان صاحب کتاب کے کچھ نسخے آپ کے لیے بھجوا رہے ہیں۔

ص ۲۰۸ تا ۲۲۴ یعنی سولہ صفحے کی اس کاپی کا ایک آدھ فرما اٹھاتے ہوئے جلد بندی کے وقت غلطی ہوئی ہوگی۔ میں نے اُردو بازار جا کر چھ سات کتابوں کا یہ فرما (۲۰۸۔۲۲۴) چیک کیا، ہر کتاب درست پائی۔ سوئے اتفاق، آپ کو جو کتاب بھیجی گئی اُس میں یہ غلطی واقع ہوئی ہوگی۔ آپ مطمئن رہیے یہ کوئی ''مستقل'' غلطی (وبائے عام) نہیں۔

خود مختار ادارے کے طور پر گورنمنٹ کالج نے ایم۔ اے کے اپنے نصابات تشکیل دیے ہیں، گرما کی یہ تعطیلات اسی کام میں صرف ہوئیں۔ آپ کی متعدد کتابیں، مختلف پرچوں کی تدریس کے لیے تجویز اور منظوری ہوئی ہیں۔ آپ کے ماہرانہ مشوروں کی ضرورت ہے۔ اگرچہ آپ کا وقت زیادہ با معنی کاموں میں صرف ہونا چاہیے لیکن ''خود غرضی'' اس کا تقاضا کرتی ہے کہ نصاب کا یہ سارا جمع جتھا (کوئی ۴۵ صفحات) آپ کی رائے کے لیے بھیج دوں!

کراچی/حیدر آباد کی صورت حال دم بہ دم اذیت اور آزار میں مبتلا رکھتی ہے، خدا آپ سب کا حامی و ناصر ہو، گھر میں سب سے ما وجب،

خیر طلب دعا جو: معین الرحمٰن

۱۹۔ جولائی ۱۹۹۰ء

۱۳/اگست ۱۹۹۲ء

فرمان بھائی، آداب

اچھی اطلاع نہیں ہے، سجاد باقر رضوی، آج صبح اللہ کو عزیز ہوئے، کئی روز سے حالت خستہ تھی اور ہسپتال میں تھے۔ آپ کے رنج کا اندازہ کچھ کرسکتا ہوں، مگر صبر۔

ان کے گھر کا پتا یہ ہے:

بیگم قیصر سجاد رضوی، ۸۷/اے، جی او آر، فائیو، فیصل ٹاؤن، لاہور۔ رہائش فون: ۸۳۱۲۵۱

دو بیٹے ہیں، بڑے حسن سجاد، ایم۔اے (تاریخ) کے آخری برس میں ہیں، چھوٹے نے بی ایس سی کیا ہے اور آج کل میں روزنامہ ''نیشن'' join کرنے والا تھا۔

افسردہ وغمزدہ
معین الرحمٰن

(۳۸)

۶/مارچ ۱۹۹۴ء

فرمان بھائی، تسلیم

''ادبیات و شخصیات'' کے اعزاز [۱] کے لیے سراپا سپاس ہوں، اس قدر افزائی کا اپنے آپ کو مستحق نہیں سمجھتا، آپ کی جانب سے اس کا ۰۰۰ کا ضرور رہتا ہوں اور اسے اپنے لیے ایک انعام اور اعزاز جانتا ہوں، امید ہے آپ بہمہ وجوہ مع الخیر ہوں گے۔

نیاز مند: معین الرحمٰن

خط نمبر (۳۹)

۲۴/مبر ۱۹۹۵ء

برادرِ گرامی، تسلیم

آپ کا خط مل گیا تھا۔ ''تاویل و تعبیر'' کا کوئی نسخہ میرے پاس نہیں نکلا، ایک بار آپ کے حسن طلب، دو تین نسخے آپ کو بھیج دیے تھے، اب وہ مکتبہ بھی نہیں رہا جہاں سے یہ چھپا تھا۔ میری کتابیں بچوں کی تقریبات [۱] کے بعد / نتیجے میں بے ترتیب ہوئی تھیں، ابھی تک قابو میں نہیں آئیں، ممکن ہے یہ کتاب کبھی ہاتھ آجائے۔

وقار صاحب روایتی پبلشروں سے بھی کچھ دو ہاتھ بڑھے ہوئے ہیں، مشورے دے دیتا ہوں، کرتے وہ اپنی سی ہیں۔ بہر حال خوش ہیں اور مصروف بھی، عاصمہ اور ندرت کے لیے بطور خاص دعاؤں کا طالب اور فکر مند۔

معین الرحمٰن

(پی۔ایس) ''نقوشِ غالب'' پر طویل تبصرے (پندرہ منٹ) کا کوئی پروگرام تھا T.V. کے لیے۔ آپ اسلام آباد، ریکارڈنگ کے لیے آئے ہوں گے؟ یہ کب اور کس عنوان کے تحت آیا؟ یا آئے گا، ضرور لکھیے۔ p.t.v کا ہے یا STN کا؟

(۴۰)

۱۵؍مئی ۱۹۹۶ء

فرمان بھائی، تسلیم

آپ کے چیک کا معاملہ طے پا گیا ہے، یہ بھجوایا جا رہا ہے، ملنے پر اطلاع دیجیے گا۔ ''اقبال سب کے لیے'' احسان صاحب کے پاس بھی نہ نکلی۔ یونیورسٹی لائبریری سے ملی، بہت جلد اور بہت خوب صورت چھپ جائے گی۔ اس کے لیے مختصر سا دیباچہ / اجازت نامہ لکھ بھیجیے۔ اپنے خط میں اس کتاب کے مطلوبہ نسخوں کی تعداد وغیرہ کا ذکر بھی ضرور کر دیجیے گا تا کہ یہ وقار کے ذہن میں رہے اور کتاب چھپتے ہی وہ آپ کو بھیجیں۔ دیباچے کا انتظار ہے، یہ آجائے تو کاپیاں جڑوائی جائیں۔

''بیادِ غالب'' (اطہر رضوی) آپ فراہم کر سکیں تو شکر گزار رہوں گا۔

غالب / اقبال کے حوالے سے مقالات کی تیاری میں اس بار آپ کی مدد کی بڑی ضرورت رہے گی[۲۱]۔ امتحان کی تاریخیں آگئی ہیں، دونوں مقالات لازماً ۳۰۔ اگست سے پہلے جمع کرا دینے ہوں گے۔

پچھلا خط ملا ہوگا۔ اُمید ہے آپ سب بہمہ وجوہ مع الخیر ہوں گے۔ جواب کا منتظر

معین الرحمٰن

(۴۱)

۱۷؍اکتوبر ۱۹۹۷ء

فرمان بھائی، تسلیم

کتابوں کی رسید میں رجسٹرڈ ڈاک سے خط ملا شکریہ۔ اب دوسرا گرامی نامہ پایا، جوبلی کے موقع پر جو کتابیں کراچی میں تیار ہونا ہیں، اُن کی لاہور میں طباعت کی آپ کی تجویز میں نے وقار کے سامنے رکھ دی ہے۔ یہ اس صورت میں قابلِ عمل ہو سکتی ہے کہ کتابوں کی جڑی ہوئی (یا بے جڑی) کاپیاں آپ جلد تر فراہم کر سکیں۔ یہاں کتابت یا کمپوزنگ کرانا، وقار کے لیے ممکن نہیں ہوگا۔ اس بارے میں معاملاتی مراسلت، میں نے وقار سے کہا ہے کہ وہ آپ سے براہ راست کریں۔

نگار اور اقبال شناسی والی کتاب بھی امید ہے، اب تک آپ کی نظر سے گزر چکی ہوگی۔ ایک تیسری کتاب بھی جوبلی کے موقع پر لے آنے کا پروگرام ہے۔ اس کے لیے ''حرفے چند'' لکھ کر میں نے مسودہ طاہر تونسوی صاحب کو ملتان بھیج دیا ہے۔ قبل از اشاعت ''حرفے چند'' کی نقل آپ کے ملاحظے کے لیے ملفوف ہے۔ دسمبر میں کراچی میں تقریب کا پروگرام امید ہے اب تک آپ مرتب اور فائنل کر چکے ہوں گے۔ بچوں کے باہر جانے اور گھر آنے کی تفصیلات معلوم ہوئیں۔ ''شوگر'' کے لیے سیر، احتیاط اور دوا کا باقاعدگی سے اہتمام رہے تو کوئی فکر یا تشویش کی بات نہیں۔ قریب یا دور کی عینک لگائے رکھنے کی طرح شوگر کے لیے ''سیر، احتیاط اور علاج'' ناگزیر ہے اور اس میں کوئی مشکل نہیں۔

گھر میں سب سے ماوجب۔

والسلام

معین الرحمٰن

(پی۔ایس) مشفق خواجہ صاحب کی صحت کے بارے میں تفصیل ضرور لکھیے۔

(۴۲)

۲۸/اپریل ۱۹۹۸ء

فرمان بھائی، آداب

آپ کا خط دیارِ غیر سے آیا تھا، غایت سفر معلوم نہ ہو سکی۔ اُمید ہے اب تک آپ واپس آ چکے ہوں گے، خوش اور بخیر ہوں گے۔ اپنی اور بھابی کی صحت کے بارے میں دو سطری خط لکھیے۔ دھیان برابر اسی جانب لگا رہا ہے، اب فکر سی ہو چلی ہے۔ عظمیٰ کے لیے کتابوں کی ایک فہرست بھیجی تھی یہ انہیں ملی ہوگی؟

''تحقیق نامہ'' کا غالب نمبر کوئی پونے چار سو صفحے کا ہو گیا۔ اس میں آپ کی غالب شناسی کے حوالے سے ایک گوشہ مخصوص ہے۔ اس لیے رسالے کی ''مجلس مشاورت'' میں اس بار آپ کا نام نہیں دے رہا، اس اُمید پر کہ آپ اس سے اتفاق کریں گے۔ پرچے کو جون سے پہلے لازماً لے آنا ہے۔

خیر طلب

معین الرحمٰن

(۴۳)

۲۰/اگست ۱۹۹۹ء

فرمان بھائی، تسلیم

۲۔ اگست ۹۹ء کو بہاول پور میں میرے ایک حقیقی بہنوئی کا بہت اچانک انتقال ہو گیا، رات ڈیڑھ بجے اطلاع ملی۔ میں بڑی پریشانی میں بہاول پور کا مشکل سفر کر کے کسی طرح تدفین تک پہنچ گیا۔ یہ ایک مقامی گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول کے صدرِ معلّم تھے۔ چھوٹی بہن منوّر بھی بہاول پور میں پڑھاتی ہیں، بڑی کم بول، محبت والی اور صابر بچی ہے۔ دو بیٹے انٹر اور بی۔ اے کے آخری سال میں ہیں۔ اپنا گھر ہے، بہاول پور میں کچھ دوسرے عزیز بھی ہیں۔ امی جان بہاول پور چلی گئی ہیں، یہ ایک عجب اور بڑا تکلیف دہ حادثہ ہوا، مجھ پر اس کے اثرات شدید تر ہیں۔

وقار کو کتابوں کی دیکھ ریکھ سے کوئی دل چسپی نہیں، فروخت کرنے میں بڑے طاق ہیں۔ میں اپنا ذخیرۂ کتب سوچتا ہوں، گورنمنٹ کالج لائبریری یا یونیورسٹی لائبریری میں رکھوا دوں۔ ''دیوان غالب نسخہ خواجہ'' تو بڑا قیمتی ہے، اس کا ڈی لکس ایڈیشن چھاپنے کی فکر میں ہوں (پورا مخطوطہ اصل رنگوں میں) اس کے بعد اصل خطی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ کر دینے کی پیش کش کی ہے (پیش کش کی نقل آپ کے ملاحظے اور دل چسپی کے لیے ملفوف ہے)۔

پچھلے دنوں اسلام آباد بھی جانا ہوا، صدارتی تقریب عطائے اعزاز فضیلت کا اہتمام تھا، واپسی پر آپ کا خط ملا۔ بھتیجی، آباد علی صاحب کی بہن کے ناگہاں انتقال کے سانحے کی اطلاع بڑی تکلیف دہ ہے۔ خدا مرحومہ کو جنت میں جگہ دے اور محرومین کے لیے آسانیاں پیدا فرمائے۔ آمین

آپ کا خط اور چیک وقار کو دے دیا تھا۔ کل وقار نے بتایا کہ کتاب کا نصف حصہ چھپ گیا ہے۔ سرورق کے لیے میں نے اسلم کمال کی بنائی ہوئی میر کی تصویر نکال کر دی ہے۔ (نقوش، میر نمبر (ا) سے)

حیدرآباد کی کوئی خیر خبر؟ قبلہ گاہی تو لکھ چکے کہ فرمان صاحب کراچی میں کوئی صورت پیدا فرمائیں۔ خیر طلب اور دعا گو

معین الرحمٰن

(پی۔ایس) ''تحقیق غالب'' کا نیا ایڈیشن دیکھیے

(۴۴)

۲۳ر اگست ۲۰۰۰ء

فرمان بھائی، تسلیم

''دیوان غالب نُسخہ خواجہ'' کا اصل مخطوطہ، پرسوں یونیورسٹی لائبریری کے لیے یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو ایک مخصوص نشست میں پیش کیا گیا۔ اس سلسلے کی متعلقہ مراسلت/اور تقریب کی رُوداد آپ کی دل چسپی کے لیے بھیج رہا ہوں تقریب کی دو تصویریں بھی ہمراہ ہیں۔

مخطوطہ، ایک بہت ہی خوب صورت میٹل بکس میں پیش کیا گیا۔ اس بکس کے ہر دو طرف ''نسخہ خواجہ'' کی لوح کے مطابق ڈیزائننگ کرائی گئی (اس بکس کی تیاری پر 6500/ کی لاگت آئی) میرے لیے اس مخطوطے کو اپنے ذخیرے سے الگ اور دُور کرنا ''بچی'' کو رخصت کرنے کے ہم رنگ دل گداز لیکن فطری عمل اور واقعہ ہے۔ میں اس کی حفاظت کا کب تک مکلف ہو یارہ سکتا تھا!

''میٹل بکس'' کی ایک تصویر بھی منسلک ہے جو اگرچہ ''اصل'' کے حسن کی بہت ناکافی تصویر ہے۔ اسے عدسے سے دیکھیے گا۔

اُمید ہے آپ ہر طرح بخیر ہوں گے۔ جامشورو کے معاملات؟

دُعا اور توجہ کا طالب،

معین الرحمٰن

(۴۵)

۲۶ر مارچ ۲۰۰۱ء

فرمان بھائی، تسلیم

۳ر مارچ کے اپنے ''اجتماعی'' خط کی رسید میں آپ کی دل دہی نے مجھے بہت رُلایا، طبیعت بحال ہوئی۔ اس ضمن میں کچھ تفصیل ابھی روکتا ہوں۔

ڈاکٹر انوار احمد کے خط کے جواب میں میرے مراسلے کی نقل بھی آپ کو مل چکی ہوگی؟ اس کی نقول دوسروں کے علاوہ میں نے مشفق خواجہ صاحب اور ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کو بھی بھیج دی ہیں۔

ڈاکٹر گیان چند کے مضمون کی [illegible] (اشاعت سے بھی قبل) دکھائی جاتی رہی۔ بظاہر یہ امریکہ سے تو انہیں براہ راست نہ ملی ہوگی۔ ''بہ راہِ کراچی'' میسر آئی ہوگی! ''ہماری زبان'' میں دو اقساط چھپنے کی پہلی اطلاع مجھے نیویارک سے ملی، پھر دیر گئے نقول ملیں۔ ملنے کے بعد دو دن کے اندر (فروری میں) اپنے معروضات میں نے ''ہماری زبان'' کو اشاعت [illegible]

بذریعہ رجسٹرڈ بھیج دیے تھے۔اس کی عکسی نقل ملفوف ہے۔اسے ذرا غور سے ضرور دیکھ لیجیے۔

''قومی زبان'' میں ''نسخہ خواجہ'' کو یونیورسٹی کی تحویل میں دینے کی تقریب کی روداد اور تصاویر بھیجیں، بے نتیجہ۔یہی ''حُسنِ سلوک''، ''ہماری زبان'' کے مدیرِ محترم نے بھی روا رکھا ہوا ہے!

کالی داس گپتا رضا سے محرومی کا غم تو ایسا ہے کہ اٹھائے نہیں اٹھتا۔ضمیر نیازی صاحب کو آج ایک خط بھیجا ہے۔آپ کے لیے بھی مضمون واحد اور بلا تاخیر فوری رہنمائی کا طالب (خط کی نقل منسلک ہے) کام بہت اور مہلت معدوم دکھائی دیتی ہے۔

شفقت اور دعاؤں کا طالب

معین الرحمٰن

(پی۔ایس) مُدّت العمر کے چلن کے برعکس ان دنوں تو معمول کی تدریس، بے مزہ اور بوجھ دکھائی دینے لگی ہے۔لکھنے پڑھنے کے آزادانہ کام میں وقت صرف کرنا زیادہ اچھا لگ رہا ہے، اگرچہ جیسا چاہیے کام ہو نہیں پاتا۔

حواشی:

۱ ''نئی ذمہ داری'' سے مراد گورنمنٹ ڈگری کالج بہاول نگر میں معین صاحب کی بطورِ لیکچرر تقرری ہے۔جو ۱۹۶۴ء میں عمل میں آئی۔تدریس کے شعبے میں یہ اُن کی پہلی ملازمت تھی۔اس پہلے خط کا جواب فرمان صاحب نے ۴؍دسمبر ۶۴ء کو دیا۔

۲ معین صاحب خلافِ معمول اس خط پر تاریخ لکھنا بھول گئے۔فرمان صاحب نے اس خط کا جواب ۲۔اپریل ۶۵ء کو لکھا۔خط کے داخلی شواہد میں سے اس کے آخر کا ایک جملہ ہے ''اپریل میں شاید میرا کراچی کا پروگرام بن سکے''۔اس طرح یہ خط اواخر مارچ ۱۹۶۵ء کی کسی تاریخ میں تحریر کیا گیا ہے۔

۳ معین صاحب ڈگری کالج بہاول نگر میں ۱۹۶۴ء سے ۱۹۶۵ء تک رہے اس کے بعد ستمبر ۱۹۶۵ء سے اورینٹل کالج میں آ گئے۔اس خط کا جواب فرمان صاحب نے ۲؍اگست ۶۵ء کو دیا۔

۴ معین صاحب کی مطلوبہ، نیاز فتح پوری کی جو کتابیں فرمان صاحب نے اس خط کے جواب میں بھجوائیں اُن کے کسی معاون کے قلم سے اس خط پر مع تاریخ اس طرح درج ہیں: ''جدید شاعری نمبر دو عدد، من و یزداں: شہوانیات، فراست اللہ، شہاب کی سرگزشت، تاریخ کے گم شدہ اوراق، نقاب اُٹھ جانے کے بعد، شبنمستان کا قطرہ گوہریں، ایک شاعر کا انجام مع فہرست، تبصرہ: جذبات بھاشا ۶۶۔۱۱۔۱۰''۔

۵ ''گورنمنٹ کالج غالب'' سے مراد ہے گورنمنٹ کالج لاہور کے مجلّہ ''راوی'' کا غالب نمبر جو ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا تھا۔اس میں فرمان صاحب کا مذکورہ مضمون شامل ہے۔

۶ اس خط کا متن مسلسل ہے اور خط کے جواب طلب مذکورہ ۱۸ امور پر پہلے کوئی نمبر شمار نہیں لگایا گیا تھا۔مکمل خط لکھ چکنے کے بعد معین صاحب نے سرخ پنسل کے ساتھ جواب طلب امور کو خط کشیدہ کر کے دائیں حاشیے پر نمبر شمار لگائے اور یہ آخری جملہ بھی سرخ پنسل سے لکھا۔خط میں جہاں ذکر ہے کہ فروغ اردو کا غالب نمبر اور ادارہ نگار کی بعض کتابیں وی۔پی سے ملیں وہاں دائیں حاشیے میں معین صاحب نے سرخ پنسل ہی سے ''یہ ظلم دیکھیے'' بھی بعد میں لکھا ہے۔

۷۔ فرمان صاحب نے اس خط کے دائیں حاشیے پر اپنے قلم سے یہ جملہ لکھا ہے: ''برادرم حسن صاحب! مناسب کمیشن پر جو نمبر آپ کے پاس ہیں بھجوا دیجیے۔فرمان فتح پوری''۔

۸۔ اس خط پر تاریخ درج نہیں اور اس کا دایاں بالائی کونا الگ ہو چکا ہے جہاں نام پتا چھپا ہوا تھا۔ بظاہر نہیں لگتا کہ وہاں بھی تاریخ لکھی گئی ہو کیونکہ اس کے بہت نیچے سے خط کے القاب اور متن شروع ہوا ہے۔ داخلی شہادت یہ ہے کہ اس خط میں معین صاحب اپنے اور اقبال احمد خاں کے پی ایچ۔ڈی کے مقالات کا ذکر کر رہے ہیں اس سے پہلے ۲۸/اپریل ۷۲ء کے خط میں لکھتے ہیں کہ ''ہم مقالے حیدر آباد بھجوا چکے ہیں''۔اس خط میں ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں سے ملاقات کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ''وہ ۵۔اگست کو حیدر آباد سے چلے تھے اور متوقع تھے کہ ۷/اگست کو ہمارے مقالے ممتحن حضرات کے پاس روانہ کر دیے گئے ہوں''۔گویا ۷۔اگست ۷۲ء کے فوراً بعد کا یہ خط ہو سکتا ہے۔

۹۔ اس خط کے آخر میں فرمان صاحب کے قلم سے یہ جملہ مع دستخط اور تاریخ درج ہے: ''جلد ہشتم کے دو نسخے بھجوا دیے گئے،فرمان ۸۹۔۴۔۳

۱۰۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے اپنی کتاب ''ادبیات وشخصیات'' کا انتساب ڈاکٹر سید معین الرحمٰن کے نام کیا تھا۔ یہ اسی اعزاز کا ذکر ہے۔

۱۱۔ ''بچوں کی تقریبات'' سے مراد معین صاحب کے بیٹے وقار معین اور بیٹی ندرت معین کی شادی کی تقریب ہے۔

۱۲۔ ایم۔اے اُردو کے لیے یہ دو مقالات فرمان صاحب کے حوالے سے تھے۔ایک کا موضوع ''ڈاکٹر فرمان فتح پوری بطور غالب شناس'' ہے جو فصیح وحید نے لکھا اور دوسرا ''ڈاکٹر فرمان فتح پوری بطور اقبال شناس'' ہے جو سہیل سرور نے لکھا۔